

صلی اللہ علیہ وسلم
مقام مصطفیٰ

۷۸۶
۹۲

نگاہ ہے یا رسول اللہ نگاہ ہے

صلی اللہ علیہ وسلم
مقام مصطفیٰ

رد عقائد باطلہ و باہریت دیوبندیت پر

خادم شریعت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی شہ وزیر آبادی کی
خلیفہ حضرت سلطان باہر

تین اہم کتابیں

○ قہر کبریائی بر قلعہ ثنائی

○ القول الحلی رد حسین علی پوری

○ عقائد علماء دیوبند

حسب ریحا

الحاج المحافظ امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علی پوری

مکتبہ الانبیہ نزد ڈارل = سرگودھا و ڈگھڑا
ڈاشی

قیمت چھ روپے

وَمِنْ بَرِّهِ الدِّينِ الْيَقِينُ

الحمد لله الوهاب کتاب تطاب نافع لكل الشیخ والشاب السعی بہ

عقاید و مایہ

۱۹۱۴ء

طیلس و مایہ

سَيِّفُ الْإِيمَانِ عَلَى الزُّنُفِ كَثِيرًا

فہرست کبریائی بر قلعہ شنائی

معتمد و مؤلف مولوی نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری حنفی از خلفائے

دربار حضرت سلطان باہر علیہ الرحمۃ وزیر آباد دروازہ موحدین

اس کتاب میں پیدائش فرقہ و مایہ نجدیہ اور ان کے عقاید و مسائل کی پوری پوری

فہرست مع حوالہ کتب و صفحہ وسط اٹکی سے درج ہے

حوالہ کے لئے نایاب کتب، مے خریدیں

— ملے مایہ —

ناشر مکتبہ الثانیہ نزد دارمل سرگودھا روڈ گجرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سَيِّفُ الْإِبْرَارِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَتَمَّ نَبِيٍّ سَلَفِ الْاِنْسَانِ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ وَالصَّلَاةَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
عَلَّمَهُ عِلْمَهُ الْوَلَدَيْنِ وَالْاَخِرَيْنِ وَكَلَّمَ الْاِيْمَ الْعَالَمِينَ بِمَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَاصْحَابِهِ
الَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللَّهُ لِعِلْمِهِمْ وَفُتُوْنِهِ اَمَّا اَجَلُ خَادِمِ شَرِيعَةِ الْاِيْمَانِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
حَقِّقِي مَتَانِي قَادِرِي سِرِّهِ اَزْوَاجِ حَضْرَتِ سُلْطَانِ الْعَارِفِينَ سُلْطَانِ بَاهُوْدَسِ سِرِّهِ بَادِرِ اَهْلِ اِسْلَامِ كِي حَقِّقِي
مِنْ عَرَضِ كِتَابِ كَيْفَ اَجْلِ اَمْرٍ اَبْلِ عَرِثِ وَنَعِيْدُ اَرْسَالِ مِيں دِيكھا جاتا ہے کہ ملک نجد اور اہل نجد اور محمد بن
عبدالوہاب نجدی اور اسکے متبعین کی تمنا خوانی اور اسکے علم اور علم کی تربیت اور اسکے تشریف کی گیت گائے جانے
ہیں۔ لہذا خادِمِ شَرِيعَتِ نے اپنے افاور عوام الناس اور مقلدین کی کتب متنبہ سے واضح کر دیا ہے
تاکہ مذہب میں کوئی یقین نہ آجائے۔ وَكَمَا نَبِيٍّ سَلَفِ الْاِنْسَانِ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ وَالصَّلَاةَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

بیان حالات ملک نجد و فرقہ وہابیہ و معنی وہابی

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا عبد بارک لنا فی شامنا انا عبد بارک لنا فی مینا
قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا انا عبد بارک لنا فی شامنا انا عبد بارک لنا فی مینا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا
قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا انا عبد بارک لنا فی شامنا انا عبد بارک لنا فی مینا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا
باب ۱۰ فی فضل صفہ ۱۰ ہ مطبوعہ مکتبہ المدینہ لاہور یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ کی
ذات بابرکات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام و مین کے لئے دو مرتبہ دعا برکت فرمائی اور جو لوگ
حاضر مجلس اہل نجد تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے نجد کیلئے بھی دعا فرمائی جاوے۔ آپ نے تفسیری بابرکات
کہ اس ملک میں لوگ اور فتنے اور شیطان کا ظاہر ہو گا پس اس حیرت سے ثابت ہوا کہ یہ پیشگوئی آپ کی پورے
طور پر محمد بن الوہاب نجدی کے زمانہ میں ظاہر ہوئی چنانچہ مولوی صدیق حسن خالص صاحب اپنی کتاب ترجمان وہابیہ
کے صفحہ ۱۰۰ میں بابتیہ تحریر فرماتے ہیں کہ نجد اس ملک کو جو متصل شام جانب شمال اور عراق سے جانب
شمال و عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب مغرب اور یہاں سے جانب جنوب ہے اور محمد بن
عبدالوہاب قبیلہ سبأ کے موضع درعیہ نجد میں مقیم ایک بڑا امیر تھا جب اس کا واسطہ ابن سعود کے
ساتھ ہوا انہوں نے اپنی وہابیت کی بہت زور شور سے ملکوں میں دعوت دی اور عبدالوہاب کی لڑکی
سے ابن سعود نے نکاح کر لیا۔ اور اس وجہ سے ابن سعود کو قبیلہ نے محمد بن عبدالوہاب کی دعوت و ہابیت

کرات سے قبول کر لی۔ اور بہت فتنہ و ہائی ہو گئے۔ اور محمد بن عبدالوہاب نے ابن سعود کو وعدہ دیا کہ تو
مصر و عاکم نجد ہو جائیگا یہاں تک کہ وہ ابن سعود و ولایت نجد کا حاکم ہو گیا۔ اور موضع درعیہ کو اس نے آباد کیا۔ اور
ساجد بن ابیہ اور محمد بن عبدالوہاب کی پاس خاطر بہت کیا کرتا تھا۔ اور وہابیت کو بڑے زور سے پھیلاتا تھا اور
وہاب کے اقتیارات محمد بن عبدالوہاب کو دئے تھے۔ اور ابن سعود نے ۱۱۹۹ھ میں وفات پائی۔ اور محمد اپنے باپ کے
بکھڑے خورب ہابیت پھیلاتا رہا غرضیکہ مولوی سید صدیق حسن خالص نے لکھا ہے کہ فرقہ وہابیہ نے شہد
امام حسین اور شہد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر خاص کیا۔ اور لوٹ لیا اور خوربیزی ہتھیار کی۔ اور امام حسین
کی مزار کا سامان لوٹ والوں پر مباح کیا۔ اور کربلا میں خوربیزی کا بازار گرم کر دیا۔ اور پھر وہابیہ فرقہ نے مکہ
مظفرہ پر چڑھائی کی۔ اور زور شور سے خوربیزی کی اور شرفارک کو قتل کر ڈالا اور کعبہ شریف کو برہنہ کر دیا
اور لوگوں کو دعوت و ہابیت پر مجبور کیا۔ ہر ایہ نہیں ماہ تک مکہ شریف کا محاصرہ کیا۔ آخر لامر لوگوں نے
دعوت و ہابیت قبول کر لی۔ اور اس اثنا میں سعود و ہابی کا باپ عبدالعزیز قتل کیا گیا۔ اور پھر مدینہ شریف
پر بھی وہابیوں نے بہت کچھ ناجائز حرکتیں کیں۔ اور پھر مدینہ منورہ کی طرف وہابیوں نے چڑھائی کی۔ اور
مزار مقدس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برہنہ کر دیا۔ اور اس طرح اب ان کے صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کے مزار
درمیش گئے رقبہ مزار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابن عبدالعزیز و ہابی نے ڈھانے کا قصد کیا۔ مگر اس
امکار کو ٹکڑیا ہو سکا۔ اور ساتھ اس طرف خزانے کے لوٹ مار کر مدینہ منورہ سے اپنے ملک نجد و درعیہ
میں روانہ کر دیئے۔ اور حج کعبہ اللہ کا سوا وہابیوں کے سب کو نہ کر دیا گیا۔ اور طرح کی دغا بازیوں و
فریبوں سے انہوں نے کام لے اور اپنی حکومت و ہابیت پر زور دیا پھر مولوی صاحب اپنی بیت ظاہر کے کیلئے
لکھتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند میں کوئی مسلمان وہابی نہیں ہے۔ اس لئے جو کارروائی ان لوگوں نے
مکہ عرب میں عموماً اور مدینہ منورہ میں خصوصاً کی اور جو تکلیف ان کے ہاتھوں سے مسلمانان حجاز
سے جریمین پھر یقین کو پہنچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند و غیرہ نے ساتھ اہل کہ مدینہ کے نہیں کیا۔ اور اس طرح
کی حرکت کسی شخص سے نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ فرقہ وہابیوں کا ۱۸۱۵ء میں بالکل خاموش ہو گیا۔
مقتضی نقل از ترجمان وہابیہ مطبوعہ محمدی لاہور ۱۳۱۲ھ تا ۱۳۱۶ھ تصنیف مولوی سید محمد صدیق حسن خان خیر غفرلہ
اور علاوہ اس کے کتاب عجائب و سالہ سے صفحہ ۲۰۰ میں بطور مقرر ہے۔

وہابی کے معنی کیا ہیں

مولوی محمد صدیق خاں صاحب درانی المجددی نقشبندی اپنی کتاب درۃ الدرائی میں لکھتے ہیں۔

[illegible]

جو شخص اپنی حاجت کے وقت یا اللہ نہیں کہتا اور یا محمد کہتا ہے اور اگر چہ اسکو ایک بندہ عاجز سب باتوں میں اعتقاد کرتا ہے تو بھی مشرک ہو جاتا ہے اور تجھ اس بات میں ہمارا شیخ نفی الدین ابن تیمیہ سے اور یہ بتا ہو چکا ہے کہ محمد کی قبر اور شاہداد و مساجد اور آثار کی طرف سفر کر کے جانا شرک کبیر ہے۔

پس کہ وفات کر کے اس شہر میں مدینہ منورہ پہنچا تھا کی اور ایسا ناسخ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کو توڑ کر خزانہ بنایا گیا کہ اسکا کھانا پکھا جائے اور لا کر لے گیا۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود بن عبدالعزیز نے جبکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گرفتار کر کے لایا گیا۔ تو اس کے پاس ایک صندوق ملا جس میں ستین سو نو سوے آبدار کلان اور کئی دانے زمر و کلان کے بچکے اور اقرار کیا کہ یہ صندوق بھی حجرہ نبویہ میں اس کے والد مسعود نے کھانا لایا۔ پس مسعود فقط اسی غارت پر استغنا کی بلکہ مولد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر صدیق بن ادریس بن ابی طالب اور خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہم کے قبے بھی گرا دیئے اس خیال سے کہ یہ بھی امنام ہیں۔ اور دھرم رسول کریم کے گنبد پر چڑھ کر جب گرانے لگا۔ تو عجب قیامت ہوئی کہ سارے

وہابی سرنگون

ایک اڈو یا حضرت موسیٰ کے شہر کاکی طرح بھلا جس نے قوم فرعون کی طرح افواج و ہایہ کا تعاقب کیا اور اتنے میں حکم سلطان مظفر محمد علی پاشا خلیفہ مصر مقرر ہوا۔ اور اسکا بیٹا طوسون جس کے ساتھ سید احمد طوطا دی غشی درخشا بھی مصر میں آئے حکم الدخو ایک لشکر عظیم کے ساتھ مدینہ منورہ کے دروازہ پر وہابیہ کی جنگی کیلئے پہنچا۔ اس وقت عثمان مصنافی سپہ سالار وہابیہ نے مدینہ کے دروازے بند کر لئے لیکن طوسون نے فرما دیا کہ میں سے بچھو سے سرنگ لگائی۔ اور اتفاق سے ایک حصہ تیار کر گیا۔ اور طوسون نے اندر گھس کر بیویوں پر قیامت برپا کر دی۔ اور قیدی وہابیوں کے کان کتر دیئے گئے اور مدینہ منورہ ۱۲۲۸ھ میں ہابیوں کے وجود پاک ہو گیا۔ اور ۱۲۲۹ھ میں عثمان مصنافی بھی گرفتار ہو کر قسطنطنیہ میں قتل کیا گیا لیکن ۱۲۲۹ھ میں مسعود کے فوت ہونے کے ساتھ ہی اسکا بیٹا عبداللہ بن مسعود اسکا جانشین ہوا اور آخر کار وہ بھی حروب کثیرہ کے بعد محمد علی پاشا خلیفہ مصر کے دھرم فرزند ابراہیم پاشا کے ہاتھوں ذلیقہ ۱۲۳۸ھ میں مدینہ درعیہ پایہ تخت وہابیوں فتح ہو کر گرفتار ہو گیا۔ اور بنارس ۲۹ محرم ۱۲۳۸ھ قسطنطنیہ میں باب ہابیوں پر قتل کیا گیا۔ اور وہابیوں کی قوت اور دولت کا خاتمہ ہوا۔ اور اس فرقہ کے لوگوں کو پوری پوری سزا میں بطور تغیر دی گئیں یعنی مقید کئے گئے اور کان کتر دیئے گئے۔ اور امن و امان قائم ہوا اور پھر از ۱۲۴۰ھ مدینہ میں چاروں مذہبوں کے مصلحے قائم ہوئے اور ملک عرب اس ناپاک فرقہ سے پاک ہو گیا۔ وہابی نام میں ہے کہ عرب میں اس فرقہ کی اتنی طول معیاد ہونے کا باعث یہی ہے کہ ابتداً غفلت رہی اور مکہ اور مصر کے پاشا جلد جلد فوت ہوتے رہے اور ان کے تغیر و تبدل سے انتظام

فرقہ زور پکڑا گیا۔

مگر اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ اس فرقہ کا داعی بن۔ و پنجاب میں منتقل ہو گیا۔ گویا خدا کے حکم سے ایک ملک میں ظہور کیا چنانچہ پنجاب میں اس شہر کی اشاعت مولوی عبداللہ غزنوی کے وجود سے ہوئی جس کی بدولت غزنوی سے بہت رسوائی کے ساتھ کھلا گیا۔ اور آؤ لا بصورت درویشان حضرت مولانا ایک بزرگ نقشبندی کی صحبت میں رہا۔ مگر آخر کار وہاں سے بھی اسکو نکالنا پڑا اور حضرت ابو جہر کے مکتول اور مدینہ کے درکار امیر میں جا کر رہا۔ اور وہاں بیت کاج بودیا۔ غالباً اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو قادیانی صاحب نے از اللہ الامام کے ۱۲۱۸ھ میں اپنی الہامی تفسیر کے اثبات میں کیا کہ عبداللہ غزنوی کو ایک خدا الہام ہوا کہ لب اذ غلبہ من کل صلی و آخر خبیثی تخریم صلی فی طوارس مگر اس کے معنی یہ بلکہ یہ مراد بھی کہ مولوی صاحب کو ہستان ریاست کابل سے پنجاب کے ملک میں زیر سلطنت برطانیہ بھیجے اور وہی مولوی غزنوی ہیں جن کا ایک کشفی قول قادیانی صاحب نے اپنے عوام کی صداقت کیلئے از اللہ الامام کی جلد ثانی میں نقل کیا ہے پس پنجاب میں اس وقت تک جعفر و ہابی مولوی ہیں۔ وہ سب اسی غزنوی مولوی کے متبع اور مقلد ہیں۔ اور ہم کو انکے فرعی اعتقادات اس موقع پر نقل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس سفر مشہور و معروف ہیں کہ عورت اور بچے بھی اس کا مافق نہیں اور خدا ہم کو اور ہمارے دوستوں کو انکو شر سے بچا دے۔ اور صلح اور خیر کے خفی راستے پر قائم رکھے آمین رب العالمین علاوہ ان دلائل کے انھوں نے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی نسبت اس فرقہ جدیدہ غیر مقلد بن مفسد بن بانی طور بایان متفرقہ باختلاف الفاظ کتب احادیث میں مسطور ہے کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ آئیں گے کہ وہ قرآن مجید و حدیث شریف پڑھیں لیکن قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں آتا اور زبانیں ان کی فکر سے زیادہ تیز ہیں ہونگی۔ بدولت حدیث کے بات نہ کریں گے۔ اور تم کو گمراہ کریں گے اور جس راستہ پر پہلے تم ہو گے اس سے تم کو بدلاؤ لینگے اور نماز میں بہت لمبی کیے پڑھیں گے تم لوگ غیبت انکی نمازوں کے اپنی نمازوں کو ناقص سمجھا کر گے اور وہ تم کو ایسی حدیثیں سنائیں گے کہ بھی تمہارے آبا و اجداد نے نہ سنی ہونگی۔ لہذا تمہارے انکو دشمن میں تصور کرنا اور ان کے ساتھ موافقت و موافقت نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ کہیں تم کو گمراہ کر دیں۔ پس یہ وہی لوگ ہیں اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

مختصر فہرست عقائد و مسائل فرقہ غیر مسلمین

عقل از انجاری باب الخوارج الفتن

عقیدہ نمبر (۱) حقیقتاً کوہجرت مکان سے خالی کھجنا بدعت دگر آجی ہے۔ ایضاً الحق صفحہ ۳۵ و ۳۶ مطبوعہ مدینہ
عقیدہ نمبر (۲) خدا تعالیٰ کے صفات حادث ہیں۔ کتا بقامۃ البرہان عبد الاحد خان پوری صفحہ ۸۳۔

عقیدہ نمبر (۳) خدا تعالیٰ نے عرش پر بیٹھا ہے کسی پر پاؤں رکھے ہوئے ہیں کسی کی چرچہ کرتی ہے قرآن مجید
مترجم وجد الزمان حاشیہ آیت الکرسی۔ ورسالہ استوار علی العرش صدیق حسن خان ۱۲
عقیدہ نمبر (۴) تمام انبیاء علیہ السلام کا نام میں معصوم نہیں۔ یحسان سے جمل چوک جوتی رہی ہے۔ رتقیہ کتاب
الحجۃ صدیق حسن خان مطبوعہ احمدی لاہور صفحہ ۱۲۔

عقیدہ نمبر (۵) بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روضہ طیبہ جمل عظیم اور بدعت ہے کتاب تطہیر الاعتقاد مصری ثلث
بذہل عظیم بحقیقۃ الحال فان بذ البقیۃ لیس بنا و ہامنہ۔

عقیدہ نمبر (۶) صرف اللہ اکبر اور یہ توکر کرنا بہت بڑا ہے کتاب تطہیر الاعتقاد صفحہ ۳۶ مطبوعہ فاروقی۔
عقیدہ نمبر (۷) آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روضہ طیبہ گراویں کے لائق ہے چنانچہ ہلاک الوہابین صفحہ ۱۰۰
کتاب فصل الخطاب علامہ احمد بن علی البصری کتاب جہان دہا بیہ صفحہ ۳۶ از تصنیف نواب سید صدیق حسن خان
محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ یہ ہے کہ لَوْ اَدْرَا اَنَّ عَلٰی سَیْرِیْ لَوْ اَنَّ عَلٰی سَیْرِیْ لَوْ اَنَّ عَلٰی سَیْرِیْ لَوْ اَنَّ عَلٰی سَیْرِیْ
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ کو توڑ ڈالوں۔

عقیدہ نمبر (۸) چار مصلیٰ بدعت ہیں ظفر المبین بسبیل الرشاد رشید احمد گنگوہی۔

عقیدہ کفر نمبر (۹) قہر مقلد اور کتب غفۃ تمام قبروں اور کھروں اور دعا بازوں کے حشر میں اور مقلد لوگ
جاہل اور فسادی اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو کسی مذہب کا مقلد کہلاتے ہیں کتاب جہان دہا بیہ صفحہ ۲ تصنیف
نواب سید صدیق حسن خان غیر مقلد۔

عقیدہ نمبر (۱۰) بنی اور ولی وغیرہ کی قبروں کے پاس تعظیم کھڑا ہونا اور اُن سے توسل کیلئے اور انکو بوقت
معیبت پکارنا اور انکی قبروں کو بوسہ دینا اور ان پر غلاف چڑھانا یہ امور شرک و کفر ہیں اور انکے مزار
سب بت ہیں کتاب تطہیر الاعتقاد تصنیف محمد بن اسمعیل امیر حسینی صفحہ ۹ و ۱۰ اور کتاب ہدایہ طیبہ صفحہ ۴۴
و ۴۵۔ از تصنیف قاضی غلام احمد کوٹ قاضی محمد جان۔

عقیدہ باطل نمبر (۱۱) انبیاء و اولیاء عظام کے مزاروں پر قہر بنانا اور ان پر کچھ لکھنا یا چرخ جالانا یہ سب
ذریعہ شرک و الحاد و سبب لعنت کا ہے تطہیر الاعتقاد مصری ۳۴ فان طعنہ القباب و المشاہد التي صارت
اعظم ذریعۃ الی شرعاً و محاد۔

عقیدہ نمبر (۱۲) جو شخص زندگان کے مزار سے ادا طلب کرے اسکو قتل کرنا چاہیے کتاب البیان صفحہ ۲۰ مطبوعہ فاروقی

عقیدہ نمبر (۱۳) برہگان خدا و محبوبان الایزال کے مزاروں کی طرف سفر کر کے زیارت کرنا اور مذہب دینا اور انکی
سکون کر کے پھرنے اور انکو پکارنا یہ سب شرک بدعت و کفر و سب قسم تہوں کی طرح ہیں اگر کتاب تطہیر الاعتقاد صفحہ ۱۲
مطبوعہ فاروقی۔

عقیدہ نمبر (۱۴) آنحضرت علیہ السلام کے روضہ مبارک پر کھڑے ہو کر طریح کی حاشیہ طلب کرنا حرام ہے کیونکہ
اس وقت ان کے مجاور شریعت بن تیمیہ صفحہ ۱۰۱ اہذا من جنس بنی الامصار و لو تکرر الصلوات علیہم النابین
الصدقون اللہ علیہ عند قبر نبی فلا خیر و لا کف لا ائمتہ و قوف لا انسان علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ اعلم
و قالوا اھذا ید علیہ و اسی صوفیوں لکھا ہے و لم یکنوا یفقدون الدعاء عند قبر النبی و لا صالح و لا الصلوٰۃ عند
و لا طلب الخواجر منہ فلما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکنوا یدعونہ و لا یستغفرون بہ و لا یطلبون منہ شفاء
صوفیوں نے مجید من قبر و تھکن انیسو علیہ بالشیوخ وھذا اجماع اھل الشرف و الضلال صفحہ ۲۰ و ۲۱ اور امام
شوکانی نے الذریعۃ میں لکھا ہے تعظیم القبری و خطاب الموتی بالحقائق کفر و التوسل بنبی و عنہ الانبیاء اوعالہم
من العلماء وھو یعتقد ان لمن توسل بہ مشاعر کما یجوز جلالہ فی امر یہ الدین و من اعتقد ہذا العبد من العباد
سواء کان نبیاً او غیر نبی وھو فی ضلال مبین و من ھذا یبغی الکفر العملی من یدعو الیہ باذیاع وھتف بہم عند الشہاد
و یطوف بقبریہم و یقبل جہا و اھما ینذر لھا بستی من مالہ فانہ کفر الخ و یکفو الدرا النقیۃ شوکانی صفحہ ۵ و ۱۰ و ۱۱
و من فعل ذلک و ھذا من جمیع اوجیت سوا انکار ملک او نبیاً او ولیاً صامراً مشرکاً و ان اخبر باللہ و عبد و یکتب
تطہیر الاعتقاد صفحہ ۱۱ مطبوعہ فاروقی دہلی ناظرین یہ سب کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔

عقیدہ کفر نمبر (۱۵) اللہ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو ای میں بت اور اولیا اور انبیاء بھی آگئے اور پھر خبر کو تو اپنی جان کا
بھی کچھ اختیار نہیں اولیا و انبیاء اور ہم لوگ عاجز و بسے قہار ہوتے ہیں سب خدا کے آگے برابر ہیں صرف فرق درجہ
کا ہے مثل اگلے سپاہی اور سالار بادشاہ کے آگے و یکسو صفحہ الفہرست المسلمین خرم علی۔ و ہابی کلامی۔

عقیدہ نمبر (۱۶) خداوند کریم آسمان و زمین بنانے سے پہلے ہوا کے درمیان رہتا تھا۔ فتاویٰ محمدیہ صفحہ ۲ ترجمہ ربیعہ
عقیدہ نمبر (۱۷) امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کی پریشانی فطرساگ سے نکلتی ہے اور وفات ازبکے کہ جہان پاک
الخرج علی الی حنیفہ صفحہ ۳۰ موجود ہے۔

عقیدہ کفر نمبر (۱۸) امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے استاد و شاگرد و خود آپ نوزائش زندیق و جہمیہ مرجعہ و کم صلہ و کم
نہم فقہ الجرح الی حنیفہ صفحہ ۱۱ از تالیف ابو القاسم ناری۔

عقیدہ نمبر (۱۹) بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیے کتاب تقویۃ الایمان مطبوعہ
انتھار دہلی مولد مولوی اسماعیل۔

عقیدہ نمبر (۲۰) بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام مکرمہ میں ملنے والے اس کتاب نقویۃ الایمان -
 عقیدہ نمبر (۲۱) ہر مخلوق پر یا چھوٹا اللہ کے شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہر نقویۃ الایمان صفحہ ۴۱ سطر
 ۵ مطبوعہ مفتخار دہلی۔

عقیدہ نمبر (۲۲) بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کیلئے ہر مکرمہ کا شکر الکریم ہے۔ دیکھو کتاب التوحید ان الصغر
 الی قبر محمد و مشاہدہ و مساجد و آثار و قبر نبی و ولی و سائر اولا و اولاد و غیرہ اشتراک کبار الخو سیف الجبار
 صفحہ ۱۱۱ مختلفہ کے عقیدہ کیلئے اور مشاہدہ و مساجد و آثار کیلئے پاکسی اور نبی و ولی کی مرادوں کی طرف یہ سب
 بت ہیں اور یہ سب کام شکر الکریم ہیں۔

عقیدہ کفر نمبر (۲۳) بت کے کاسلسلہ ہر حصے میں ہو چکا صراط مستقیم مترجم صفحہ ۳۹ اور اولیاء اور
 انبیاء میں صرف فرق چھوٹے اور بڑے بھائی کا ہے۔

عقیدہ کفر نمبر (۲۴) بنی علیہ السلام کا نام نہیں خیال آتا بیل اور گدھے اور کھری کے نام سے بھی ظلم اور بدترک
 نمودار ہے دیکھو صراط مستقیم مترجم صفحہ ۳۹ سطر ۳ اور فارسی مصنفہ اسماعیل قنبل ۱۲

عقیدہ کفر نمبر (۲۵) میری لاشی محمد صلعم سے بہتر ہے منقولہ محمد بن عبد الوہاب عصافنہ خیر من محمدی
 لانہما یتفقہما فی قتل الحینہ و نحوہا و محمد قد مات و لعین فیہ نفع اھلاً و ترجمہ یعنی وہابیوں کا پرکھنا
 ہے کہ میری لاشی محمد صلی اللہ علیہ الہ وسلم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ وغیرہ کو مار کر نفع لیا جاتا ہے
 اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اب باقی کوئی نفع نہیں رہا بجز الکتاب اور فیوضات سیدہ جنتی بہاجر۔

عقیدہ کفر نمبر (۲۶) اخبار و اولیاء کا ہے اور اسکے دو برویا چیرے سے بھی کتر میں صفحہ ۲۹ سطر ۱۸ صفحہ ۵۵
 سطر ۱ نقویۃ الایمان مطبوعہ مفتخار دہلی۔

عقیدہ کفر نمبر (۲۷) انبیاء و اولیاء کچھ قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ سنتے ہیں نقویۃ الایمان صفحہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵
 عقیدہ کفر نمبر (۲۸) بنی علیہ السلام کی نظیر اور نبی پیدا ہونا ممکن ہے صفحہ ۳۱ و ۳۲ و ۳۳۔

عقیدہ کفر نمبر (۲۹) اجماع امت جس کی سند ہم کو معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں معیار الحق صفحہ ۱۲۶
 مطبوعہ رحمانی دہلی۔

عقیدہ کفر نمبر (۳۰) چار مذہب و ائمہ ان کا درجہ و عقیدہ یہ چوتھے مذہب و درجہ کا کافر اور مشرک ہے بدعتی ہیں
 دیکھو کتاب تحقیق الکلام غلام علی نقوی و ظفر الدین واعضام السنہ صفحہ ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

عقیدہ کفر نمبر (۳۱) کتبہ فخر منہ اولہ سچے سچے آدمی کا کفر ہو جاتا ہے ان کو جلا دینا چاہیے اور یہ لمبہ سنی
 اور خرافات سے بھری ہوئی ہیں۔ دیکھو کتبہ غلبین صفحہ ۸۰ عبد الجلیل سامروی دیوبند کے سرپرست ہیں غلام حسین

عقیدہ کفر نمبر (۳۲) اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسق بھی تھے۔ نزول الابرار جلد ۳ صفحہ ۹ و ۱۰
 اصحاب بلہ عوف اسق۔

عقیدہ کفر نمبر (۳۳) تقلید شخصی شرک و بدعت و لید سے بدتر ہے معیار تقلید و بدیع الزمان مختلف
 اخبار المحدثین کے پرچہ و لوا مع الانوار۔

عقیدہ نمبر (۳۴) قول صحابی حجت نہیں اخبار المحدثین مورخہ ۲۳۔ اگر کتبہ مشائخ مرزا قادیانی کافر
 نہیں۔ و حال ہے دعوائے کاذب و جھوٹا ہے پرچہ اخبار المحدثین ۲۳ اگر کتبہ مشائخ

بیان مسائل فرقہ غیر مقلدین المعروف فرقہ وہابیہ

مسئلہ نمبر ۱۔ منی مرد و عورت کی پاک ہے اور ایک قول میں اس کا کھانا بھی درست ہے۔ دیکھو کتاب نفقہ
 محمدیہ کلان صفحہ ۴۰ و ۴۱ سطر ۱۲ و عرف الجادی صفحہ ۱۰ و کفر الخفایق صفحہ المنی طاہرہ منی ہر چیز پاک است لیکن
 مذہب متخالف میں کسی قول میں نہیں لکھا کہ منی پاک ہے۔ یہ نثار اللہ و گدگد کا بھی کسی ذیل غلطی ہے۔ اگر
 کسی کتاب معتبر حنفی سے یہ دیکھا کہ امام صاحب کے مذہب میں منی پاک ہے تو ایک آئمہ انعام ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۔ طہارت شرک گاہ عورت کی صحیح قول میں پاک ہے فقہ محمدیہ کلان صفحہ ۴۰ سطر ۱۲ و کفر الخفایق
 وجہ الزمان صفحہ ۱۶ و طہارت الفرج و الخمر و دیوانہ و اشیاء لا نفس عندنا یعنی طہارت فرج عورت اور
 شراب و دیوانہ و اشیاء کے پاک ہیں سبکدانی عرف الجادی۔

مسئلہ نمبر ۳۔ بول و گوشت کتے کا مذہب المحدثین سے پاک ہے نزول الابرار جلد اول صفحہ ۵ و کذا الک فی بول
 الکلب خروہ و الحق انہ لا دلیل علیہ النجاسۃ لعل از اخبار الفقہیہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء

مسئلہ نمبر ۴۔ بنی اور گدھے وغیرہ کا جوٹھا پاک ہے اور وضو بھی درست ہے فقہ محمدیہ کلان صفحہ ۴۳ و
 مسئلہ نمبر ۵۔ کتے اور خنزیر کا چمچا اظہار یا ہر شے کتنے سے پاک ہو جاتا ہے فقہ محمدیہ کلان صفحہ ۳۶

مسئلہ نمبر ۶۔ خون جیفن کا کھرچنا اور دھو نیسے اور نشان اگر مرکابی رہے تو کوئی ہرج نہیں صفحہ ۸۷
 طریقہ محمدیہ کلان

مسئلہ نمبر ۷۔ دس عورتوں کو ایک مکان میں رکھنا ایک مرد کو درست ہے حضور علیہ السلام
 کیلئے کوئی تخصیص نہیں عرف الجادی صفحہ ۱۱۵ مسئلہ نمبر ۸۔ جو تاپہنکر مسجد میں نماز پڑھنا آدمی کو درست
 ہے طریقہ محمدیہ کلان

مسئلہ نمبر ۹۔ اگر اہل کتاب کے ماسوا اور کوئی کافر یا زور کو بسم اللہ کھکھڑا کر کے
 داسکا کھانا درست ہے عرف الجادی ص ۱۰ و کتبہ الخفایق مسئلہ مشائخ زلزل اور عجیب جمادات
 و کذا انزال فرقہ وہابیہ کے نزدیک کتاب عرف الجادی بالجمہ استنزال منی بکف یا بچیرے از جمادات

مزد و عار حاجت مباح است و مندوب بلکہ گاہے واجب گرد و ص ۲۱ مطبوعہ شاہجہانی تصنیف
نواب صدیق حسن خان فرزند ارجمند۔

مسئلہ ۱۱۔ جوان عورت کو واسطہ نظر بازی کے تو جوان ڈاڑھی والے مرد کو دوسرا بلانا درست ہے یا نہیں
فتح المغیث ص ۱۰۰ در البیہ مترجم ص ۲۲۰ سطر ۱۱ از تصنیف امام شوکانی مطبوعہ محمدی لاہوری و دیگر اوضاع
الکبیر و لیگان ذالحمیتہ لفتحی النظر الخ

مسئلہ ۱۲۔ مسج کہ نا پاک طبعی و عمامہ پر اور بعض حصہ سر کا کافی ہے فتح المغیث مسئلہ ۱۳۔ آٹا کو شتر
کی میل سے جو نہ چھڑ سکے روٹی کا کھانی درست ہے نزل الانبار ص ۱۳۶ جلد ۳ تصنیف وجہ الزمان
مسئلہ ۱۴۔ روٹی سے اگر مینگن چوہا کی نکلے تو اس کا کھانا درست ہے کتاب البیضاء
مسئلہ ۱۵۔ اگر گوشت مردار بکریوں مذکور کا آپس میں لجاوے تو دیکھیں اگر حلال گوشت نہ ہو
ہے تو اس تمام گوشت کو بیشک کھالیں نزل الانبار ص ۱۳۶ جلد ۳

مسئلہ ۱۶۔ محبوب کی خوک کھانے سے روزہ کا کفارہ نہیں ص ۱۳۶ نزل الانبار
مسئلہ ۱۷۔ اجہ انات کے خبیثے اور ذکر ادر ثانی مکرہ نہیں کھائے جائیں صفحہ ۴۴ جلد ۳ نزل الانبار
مسئلہ ۱۸۔ شرب پینا لقمہ تارنے کیلئے بسبب شے پانی کے درست ہے نزل الانبار ص ۱۳۶
مسئلہ ۱۹۔ اگر مرد و حالت نماز میں ہو۔ اور ذکر سے منی باہر نکلنے لگے تو نماز کی کپڑے سے نہ کر
کپڑے رکھے اور منی کو باہر نہ آنے سے یہاں تک کہ سلام پھیرے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے کیونکہ
وہ ہمیشہ پاک ہے۔ دیکھو کتاب فقہ محمدیہ خان ص ۶۹

مسئلہ ۲۰۔ جنبی کو ہر طرح سے بغض و نفی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قرآن مجید کو پڑھنا درست ہے۔
نور البیان ص ۶۰ فقہ محمدیہ کلان لیکن جی میں نزدیک و باہر کے درست ہے اور ایسا ہی دیکھنا اس کا
اور پڑھنا ملائیت ذکر کے مسئلہ ۲۱۔ جنبی کو مسجد سے گزیرنا اور صو کر کے مسجد میں جا کر ٹھہرنا درست
ہے دیکھو کتاب فقہ محمدیہ کلان ص ۶۰

مسئلہ ۲۲۔ نماز میں اشارہ کرنا یا سلام کا جواب دینا یا نماز میں ہاتھ اٹھانے کا دعا مانگنا اور عورت کی
نماز میں تالی بجانا بغض تنبیہ اور بچوں کو نماز میں اٹھانا اور نماز میں چلنا پھرنا اور کسی ضرورت کیلئے
ران پر ہاتھ مارنا اور کوئی کلام کرنا نماز میں علیحدہ علیحدہ نماز میں بہت فعل کرنے پر سب امور جائز
درست ہیں ان سے نماز باطل نہیں ہوتی طریقہ محمدیہ ص ۱۴۵ تا ۱۴۷ مصنفہ فیض الباری شرح صحیح بخاری۔

مسئلہ ۲۳۔ تعویذات اور مراقبات اور عرس وغیرہ کرنا یہ سب شکر و بدعت ہیں مگر ان کا ذکر ص ۳۳۳ تا ۳۴۰

مسئلہ ۲۴۔ کتا۔ بلی سور حبیض و نفاس کا خون اور پیشاب آدمی کا اور کتے حبیض کے اگر پانی تھوڑے
ماہیت میں لفظ در و مشک یا کم و مشک میں یہ استیاضہ جائیں تو وہ پانی پلید نہیں ہوگا۔ تا و تکیہ
پانی کا رنگ اور بو اور مزہ نہ بگڑے دیکھو فتح المغیث مترجم ص ۵۵ مطبوعہ لاہوری و فقہ محمدیہ ترجمہ در بیہ
و د بلاغ المبین۔

مسئلہ ۲۵۔ پیشاب شیر خوار بچے کا اور بول کتے اور سور اور بچھ و مندرا اور بلی اور
گدھے اور گھوڑے وغیرہ کا ماسوا بول و گوشت آدمی و لعاب و لینیٹ کتے کے اور حبیض و نفاس و
گوشت خنزیر کے سب پاک ہیں۔ فتح المغیث صفحہ ۵ شوکانی۔

مسئلہ ۲۶۔ اگر مال تجارت ایک کدو پر پیہ کا ہو اس میں زکوٰۃ نہیں فتح المغیث ص ۱۳۰
مسئلہ ۲۷۔ زیور پہننے مردوں کو بلا زبور سونے کے درست ہیں فتح المغیث ص ۱۳۰ و ۱۳۱
مترجم در کو ملاحظہ کرو۔

مسئلہ ۲۸۔ دبا عت سے خنزیر کا چڑا پاک ہو جاتا ہے کتاب کنز الحقائق ص ۱۳۰ وجہ الزمان
مسئلہ ۲۹۔ خنزیر کے جوٹھے میں دو قول ہیں۔ ایک میں لکھا ہے پاک اور دوسرے میں نہیں
سور الکلب و الخنزیر فقہ قولان و کذا فی ربنی الکلب و الحق کا السور کنز الحقائق وجہ الزمان ص ۱۳۰
مسئلہ ۳۰۔ مال زکوٰۃ زیورات میں ہرگز نہیں اور نہ ہی مردار یا بد جوارات اور
نہ ہی عروض میں اگرچہ یہ تجارت کے لئے ہوں۔ کنز الحقائق صفحہ ۴۵۔

مسئلہ ۳۱۔ اگر کوئی شخص بلا فرج و دبر کے کسی اور جگہ جماع عورت سے کرے اور انزال
نہ ہو۔ تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ادیانغ اہلۃ فقہاد و فیض الدین و الذی بزلہ فی فطر۔
وجہ الزمان کنز الحقائق صفحہ ۴۸۔

مسئلہ ۳۲۔ اگر روزہ دار چار پائے یا لڑکی یا بالغ یا سوا سے فرج عورت یا دبر کے
انزال کیا یا کچھ کھا یا پیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن کفارہ لازم نہ ہوگا کتاب البیضاء ص ۵۹۔

مسئلہ ۳۳۔ جس عورت سے کوئی شخص نہا کرے تو پھر اس کی لڑکی یا اس کی ناس سے
مکاح کرے تو جائز ہے۔ اور اسی طرح بیٹے کی مزنیہ باپ اور باپ کی مزنیہ بیٹے پر حلال ہے
کتاب کنز الحقائق و الزنا لا یوجب حرمت المصاہرۃ فتقبل لہ ام المزیئۃ و بنتھا صفحہ ۶۰
مصنف وجہ الزمان و قال مزنیۃ الابن الخ۔

مسئلہ ۳۴۔ صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ تا و تکیہ انزال ہو کتاب

بلاغ المبين از شيخ محي الدين صفحه ۲۲۔

مسئله ۳۵۔ کہنے اور سور کا لعاب اور انکا جو ٹھا پاک ہے کتاب نزل الابرار جلد اول
صفحہ ۲۹ و ۳۰ بحوالہ اخبار الفقہ

مسئله ۳۶۔ کہنے کے ہال پاک ہیں۔ کتاب ایضاً صفحہ ۳۰ جلد اول (یعنی نزل الابرار)

مسئله ۳۷۔ کہنے کو اٹھا کر منہ پر پڑھنا درست ہے معذرتاً نہیں کتاب ایضاً صفحہ ۳۰

مسئله ۳۸۔ کتاب پانی میں گرے تو پانی پلید نہیں ہوتا کتاب ایضاً صفحہ ۳۰

مسئله ۳۹۔ کہنے کے چڑے کا جاننا اور ڈول بنانا درست ہے کتاب ایضاً صفحہ ۳۰

مسئله ۴۰۔ نوکنا اور اسکی لعاب پاک ہے نزل الابرار جلد اول۔

مسئله ۴۱۔ مردار اور سور کے ہال پاک ہیں کتاب ایضاً صفحہ ۳۰۔

مسئله ۴۲۔ جس روٹی کے خمیر میں شراب کی میل ڈالی جاتی ہے۔ وہ پاک ہے۔ اور اس
کا کھانا حلال ہے صفحہ اول کتاب ایضاً۔

مسئله ۴۳۔ وطنی اللہ کی حرمت ظنی ہے یعنی نہیں نزل الابرار جلد ۲۔ مسئلہ ۴۴۔

لہذا یا سور اگر کان تک ہیں گھر تک ہو جائیں تو وہ نمک پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے
کتاب ایضاً صفحہ ۵۰ نقل از اخبار الفقہ مورخہ ۱۹۱۹ء قلمی مضمون مولانا مولوی محمد شریف کوٹلی
لوہاراں و نقل از باطلیل و ہابید۔

مسئله ۴۵۔ متعذر کرنا نزدیکی بعض صحابہ کے بوقت ضرورت جائز ہے نعوذ باللہ۔

کتاب نزل الابرار جلد ۲ صفحہ ۳۵ تا ۳۶۔ مسئلہ ۴۶۔ بزرگی مدنیہ طبعیہ کی آپ کے زمانہ تک تھی

اب وہ نہیں فیض الباری شرح صحیح بخاری مسئلہ ۴۷۔ قرآن مجید کو قافورات میں ڈالنا

بوقت ضرورت درست ہے۔ ایسا ہی اسکو پاؤں کے نیچے رکھ کر بلند مکان سے طعالم تار

کر کھانا درست ہے دیکھو تخریق اوراق صفحہ ۵۰ از تصنیف غلام علی۔ مسئلہ ۴۸۔ شرک

کی اقتدا نماز میں درست ہے اخبار اہلحدیث صفحہ ۱۹۱۵۔ مسئلہ ۴۹۔ راجحہ

کشن۔ لچمن یہ سب نبی ہیں کم کو لازم ہے کہ ہم ان کو مان لیں کتاب ہدایت الہدی صفحہ ۸۵۔

مسئله ۵۰۔ اگر اچھبہ عورت مردوں کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو جائے۔ نماز

اس عورت کی نزدیکی جہود حکما کے نہیں ڈھٹی مسئلہ ۵۱۔ انبیاء و اولیاء

کرام کی مزارات اور بہت بڑا برہمن ہدایت السائل صفحہ ۳۰۹ بجلی گر جائی و تہائی صفحہ ۱۲

مسئله ۵۲۔ اب رضاعی کی منکوحہ پر برہمن وضع جائز ہے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۹۱۷ء
مسئله ۵۳۔ اگر لڑکی گود میں نہ پلے ہو یعنی دختر بیدہ سے نکاح کرنا درست ہے دیکھو فیض الباری
صفحہ ۲۱ ص ۱۱۔

مسئله ۵۴۔ خادوں میں باجے بچے لاد کر گانا گانا یا مرا میر درست ہیں۔ کتاب نزل الابرار

صفحہ ۲۹ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۳۳۹ء۔ مسئلہ ۵۵۔ تقلید رائے دین و میلاد مبارک

و قیام میلاد و چہلم و گیارہویں و ختم خواجگان و اسقاطیت و یارسول اللہ کہنا یہ سب امور شرک

و بدعت ہیں دیکھو کتاب لوا مع الاوار و السنۃ ضروریہ و پرچہ اہلحدیث۔

مسئله ۵۶۔ سوتیلی دادی کا نکاح پوتے کے ساتھ جائز اور درست ہے اور جو اس سے

لڑکا پیدا ہو۔ وہ بھی صحیح النسب ہے دیکھو پرچہ اہلحدیث ثنائی اللہ مورخہ ۱۳۳۹ء۔

مسئله ۵۷۔ مقلدین کو نماز کے لئے امام نہیں بنانا چاہیے۔ چونکہ تقلید شرک ہے پرچہ اہلحدیث

مسئله ۵۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلیں رکعت تراویح کو پڑھا اتفاقاً

الربیع تصنیف سید صدیق حسن خان۔

مختصر فہرست کفریہ لوثی و لوثی اللہ صائید میٹر اخبار اہلحدیث

عقیدہ کفریہ نمبر (۱) اگر اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول نہ کرے یعنی نہ بخشے تو مجھ کو ہمارے
پاس بٹھائے نقال سے ڈھک کر بخوس و سخت دل ہو گا۔ شرک اسلام تصنیف ثنائی اللہ امرتسری صفحہ ۳۲ سطر
نمبر ۵ مطبوعہ اہلحدیث امرتسری ۱۹۰۳ء۔

عقیدہ کفریہ نمبر (۲) میزان یعنی تراویح کا صاف من وجہ انکار دیکھو شرک مطبوعہ اہلحدیث ۱۹۰۳ء
سطر ۲۱ نمبر ۳۵۷ القطع کا لفظ الموازین سے بدل ہے جسکے یہ معنی ہوئے کہ ہم انصاف سے ایک
کو اس کے عملوں کا بدلہ دیں گے سورہ انبیاء۔

عقیدہ کفریہ نمبر (۳) یا جوج و ماجوج کی سد موجود ہونے سے صاف انکار شرک اسلام ص ۱۳۱ و ۱۳۲ نمبر
مطبوعہ اہلحدیث امرتسری ۱۹۰۳ء۔

عقیدہ کفریہ نمبر (۴) فرشتوں کا وجود نہیں فرشتہ چونکہ مجردات ہیں اس لئے انکے پرول سے مراد
نکے قوسے ہیں شرک اسلام ص ۱۳۱ سطر ۲۱ نمبر ۸۷ مطبوعہ اہلحدیث۔

مولوی عبد العزیز صاحب - مولوی ابو الفیض احمد صاحب احمد پوری - مولوی سلطان محمود صاحب ملتان
مولوی محمد عبد الحق صاحب ملتان - مولوی عبد التواب صاحب ملتان - مولوی عبد الغفار صاحب
ملتان - تاج کتب - مولوی محمد یار صاحب جوہی - مولوی عبداللہ صاحب - مولوی رفیع وار صاحب
مولوی شمس الحق صاحب - مولوی عبدالعظیم ریاست جہوں - مولوی بشیر صاحب - مولوی عبدالوہاب
صاحب دہلوی - مولوی منفعت علی صاحب فخرپوری مدرس - مولوی عبدالغنی صاحب فخرپوری -
مولوی عبدالرحمن خان دہلوی - مولوی احمد صاحب - مولوی عبدالسلام صاحب - مولوی سید ابوالحسن صاحب
مولوی فقیر اللہ صاحب مداسی - مولوی محمد صاحب مداسی - مولوی محمد ابراہیم صاحب سبکدوٹی -
مولوی عبد العزیز آزاد پور صاحب - مولوی سید احمد صاحب گنگوہی - مولوی عبد الرحمن مفتی دیوبند -
مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبند - مولوی عبداللہ صاحب ٹوٹکی - مولوی محمد سعید بنارس - مولوی
محمد صدیق صاحب پشاور - مولوی منہاج الدین صاحب - مولوی عبداللہ صاحب مدرس نعمانیہ
مولوی محمد علاؤ الدین صاحب - گوہر الوداد - مولوی اصغر علی رومی - مولوی عبد الرحیم راولپنڈی -
خدا بخش بادشاہی مسجد راولپنڈی - محمد عبد الرحیم وارو کٹر سیال - مولوی احمد گل روکھ -

ناظرین - یہ احباب مولوی ثناء اللہ ڈیڑہ امرتسری کو تاج فاضلیت و اسلام و اہل بیت و
اہلسنت جماعت کے دائرہ سے فتوے دیکر خارج کرنے والے سبحان اللہ بچ کر کیا کہنا ہے - ایسے
عالم فاضل کی فاضلیت کا اڈیٹ صاحب کو اگر کچھ علم و فضل ہو تا تو کبھی نور حسین گرجا بکھی و عبد الرحیم
شاہ و عنایت اللہ گجراتی و امام خان سوہدروی و عمر الدین سوہدروی و عمر الدین وزیر آبادی - و اہل بیت
گوہر الوداد وغیرہ جہلا کے کہنے پر خادم شریعت کے درپے نہ ہوتا - اور نہ ہی ہندوگان خدا پر حملہ آور
ہوت اور نہ ہی کبھی کتب حقہ خفیہ پر بہتان باندھتا اور ہم بھی پھر ایسی تکلیف کیوں اٹھاتے

شعر

نہ تو مدھے ہمیں دنیا نہ ہم فریاد یوں کہنے

نہ کھلنے راز لب نہ نہ یوں رسوائیاں ہر نہیں

لیکن سچ ہے جب سانپ کی موت آتی ہے - تو سب میں اگر شوق خدا و طبع کی تکلیف نہیں
تاک جاتا ہے - ناظرین خادم شریعت خداوند کریم - ناظر کچھ کہنا بیان کرتا ہے کہ ثناء اللہ کے
ساتھ میری کوئی عداوت نہیں - صرف عوام الناس کو اسکے اقوال و افعال خبیثہ سے آگاہ کرنا چاہتا ہے
تاکہ اسکے دام تزییر سے بچیں اور صراط مستقیم پر قائم رہیں - اور اسکے فتوے پر کبھی اختیار نہ کریں -

تا وقتیکہ یہ شخص اپنے فتوے اے اخلاط کو صحت نہ کرے - اور توبہ نامہ شائع نہ کرے -

مختصر سوانح عمری مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

کتاب حق الیقین صفحہ ۵ تا ۸ از تالیف حکیم مولوی محمد ابونہزاد مولوی عبد الحق صاحب ڈیڑہ
اخبار اہلسنت امرتسری بانی طور ارقام فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کا باپ محمد خضر صاحب عالم
نہ تھا - ایک عامی شخص تھا - یعنی جاہل نقاسن طغولیت میں اس کا والد فوت ہو گیا - کتنی ہی ہونے سے
یا کسی اور وجہ سے روگری کا کرب سیکھا - مدت تک یہی کام کرتا رہا اس اثنا میں اس کو کھنے
چڑھنے کا شوق بھی ہو گیا - تو مولوی احمد اللہ صاحب رئیس الحدیث کے درس میں جا بیٹھا اور نہایت
کند ذہن اور کم فہم تھا بعد شکل شرح ملا جامی و قطبی تنگ دہاں کتاب میں پڑھیں - پھر وزیر آباد میں غلط
عبد المنان شاگرد مولوی نذیر حسین صاحب کے ہاں کچھ سبق پڑھے - پھر مدرسہ مظاہر العلوم ہلند پڑ
میں کسی کتاب کا سرور کسی کی ٹانگ پڑا کہ مدرسہ دیوبند میں جا پہنچے - وہاں سے بھی اسی حال سے
نکلے - جیسے کہ پہلے تھے اوجس طرح کہ اپنی اخبار میں لکھا کرتے ہیں کہ ہمارے امتناذ صاحب
بہت کچھ سمجھا کرتے تھے - اور نصیحت فرمایا کرتے تھے - لیکن محمد پران کی باتوں نے کچھ اثر نہ
کیا - افسوس صد افسوس الامور اخبار الفقیہ نمبر ۵۳ سنہ ۱۳۱۵ھ میں نامہ نگار صاحب ثناء اللہ کو مخاطب
ہو کر فرماتے ہیں کہ کیا آپ اس نام کو پسند کریں گے کہ آپ کو اسی نام سے یاد کیا جائے جو پہلے
مشہور تھا جن دنوں آپ بچے تھے - اور نئے بازار کے تھے - آپ کو یاد ہو گا - کہ ان دنوں آپ کو
لوگ کہہ پکارنے لگے تھے اتنا بعض سن رسیدہ حضرات کٹر وہاں سنگھ کے رہنے والے آپ
ذکر کرتے وقت سنہ ہی بولتے ہیں ابو اور نامہ نگار صاحب فاضل تو بہت کچھ ارقام فرماتے ہیں
لیکن خادم شریعت بوجہ کسی خاص مصلحت کے ان تمام امور کو چھوڑ کر ایک اور مضمون کی طرف ناظرین
کو توجہ دلاتا ہے - اور فرما کر مولوی ثناء اللہ صاحب اور اسکے ہم مشربوں کو آگاہ کرتا ہے - اور پوچھتا
ہے کہ کیا رسالہ احمدی مہواری جو دہلی سے نکلتا ہے جس کا ٹیٹل کتدہ فاسم علی ڈیڑہ اخبار الحق ہے
تمہاری نظروں سے اب تک گزرا ہے یا نہیں - اگر گزرا ہے تو پھر کس معنی پر اب تک تم نے سکوت
کر رکھا ہے - یہ کیا دلیلی اور حوصلہ ہے اور تو خادم شریعت کے لئے اپنی قوم کو آمادہ قتل اور
بے عزت کرنے کے لئے گھوڑا قلم کا میدان اخبار اہل بیت میں بے خوف و بے
لگام ہو کر چل رہا ہے اور ادھر بے سکوت لوجھا اگر کسی صاحب سے تم نے وہ رسالہ ۱۲ سال سے

چند مرتبہ شایع شدہ نہیں دیکھا تو خادم شریعت اس کی مختصر عبارت بطور زیر خواہی مستے نمونہ از خود لکھ دیتا ہے۔ بقول شخصے نقل کہ کفر ناست و هو هذ

رسالہ احمدی جلد اول نمبر ۵ صفحہ ۸۹ بابت ماہ مئی ۱۹۱۱ء سے ایک مضمون نسبت شمار الہیہ سرور الہیہیت کے بانی طور مقرر ہے کہ مشہور نے صفحہ ۸ میں تین سوال بفرض حصول جواب علمائے اہلحدیث سے کہ میں جبکہ ذکر خانی از دلچسپی نہیں کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس سلسلہ میں کیا ایک شخص تہ منہ از اسل کرنے کیلئے مقرر میں چلا گیا۔ اس کے بعد کسی کے کاٹنے سے اس کی زوجہ نے ایک بچہ جنا اور مولود مسعودین شہر کو حاصل کرنے کے بعد علم و فضل سے بھی مزین ہو گیا۔ تو ایسا شخص مقتدر اسے فہم یا امام بن سکتا ہے یا نہیں۔

نمبر ۲۔ چند ایسے اشخاص جو چین میں ناجائز امور کے مرتکب دیکھے جاتی کرتے رہے ہوں اور ان کے مستند یا دوسرے دوست ان کے ناجائز افعال کے انکباب سے متہم ہو چکے ہوں۔ کیا ایسے اشخاص یا مجددان کے کوئی شخص دماغے نصرت اسلام کا مستحق ہے کہ ایسے شخص کا فتوے یا ایسے شخص کی افتدائے شرف درست ہے۔ ہرگز نہیں۔ نمبر ۳۔ پس سبب تہذیب کے برخلاف ہونے کے نہیں لکھا گیا۔

پس ناظرین اس فرقہ منالہ کے حالات رسالہ مذکور کے صفحہ ۹ سے لے کر صفحہ ۱۳ انکاب ملاحظہ کر کے غور انصاف کریں۔ اور دیکھ لیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کیسی پاکدامنی کے خوش چین ہیں۔ گریخت خدا کہ پردہ کس در دہ میلش اندر طعنہ پا کان کند۔ مسئلہ فرقہ دیاہیہ کے پیچھے نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔ چونکہ یہ فرقہ اہلسنت والجماعت سے خارج ہے۔ اور ضال مضل ہے چنانچہ ان کے عقاید و مسائل کی فہرست نمبر وار اوپر گندہ چکی ہے اور باقی مفصل ذکر سلطان الفتدائے نظام میں ملاحظہ کریں۔

مسئلہ انبیاء علیہم السلام و اولیاء عظام کی مدار مفرد سے پر گندہ نہا نا متفقہا متفقہ امر ہے۔ اور اس سے انکار کرنا محض ہمالت ہے اور اسکے جواب دہ یہ دلائل ہیں۔ لقامات الحسن بن علی ضربت ہرجا القبة علی قبرہ مسنة بعینہ جبکہ فوت ہوئے حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ان کی زوجہ صاحبہ نے ان کی قبر پر سال بھر خیمہ کھڑا رکھا۔ نقل از بخاری باب الجنائز پس اگر یہ نہ مانا جائز تھا تو اس وقت کے ہاداران اسلام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس فعل سے کیوں باز کو منع کیا یا تو بیخ کی اور کتاب یعنی شرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۴۹ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

زید بن جحش کی قبر پر اور حضرت محمد بن حنفیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قبہ کھڑا کیا۔ اور حضرت عثمان بن مظعون کی قبر پر بیت اچھی لکھی جس پر نہ وہاں ہمارا ذکر کو کراس قبر شریف سے تجاوز نہ کر سکتا تھا۔ اور مرثیات مثنوی مشکوٰۃ تحت حدیث ان انجھص الغبر کے لکھا ہے۔ وقد اباح السلف البناء وقبر المشایخ والعلماء المشہورین لیزورہم الناس ولینترجوا بالجلوس فیہ واما المناخرون فقد استفسوا الخ و کتاب شرح برزخ و شامی جلد اول و کشف النور مجمع البیار جلد ۲ صفحہ ۸۶ میں بانی طور مقرر ہے۔ فبناء القباب علی قبور العلماء و الاولیاء و الصالحین امر جائز اذا اقتضیٰ بطلان الکفر و التہذیب الخ۔

اور میزان شعرائی صفحہ ۱۹ میں ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں قبر بنانا جائز ہے۔ یاں البتہ قبر کا اعدا دل بچتہ بنانا جائز نہیں۔ چنانچہ قناعۃ سراجیہ وغیرہ میں مقرر ہے پس ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ قبور انبیاء علیہم السلام اعدا و لیا و عظام پر قبہ بنانا جائز اور درست ہے۔ اور ان کو گرانا اور ان کی بے حرمتی کرنا حرام ہے۔ اور منع ہے۔ اور جن حدیثوں سے قبوں کے گرانے کا حکم ثابت ہوتا ہے وہ قبور مشرکین کی تھیں جو کہ تصویب کی مشورہ پر بنی ہوئی تھیں کسی مسلمان کی قبر نہ تھی۔ دیکھو کتاب جوہر نفی۔

اور باقی مفصل ذکر سلطان الفتد و رسالہ السیف الدینار میں ملاحظہ کریں۔

ہدایات

ہوئے شوکت دین کی جس کام میں اور متفق ہو وہ اسلام میں بولتا ہے بدعت اس کو ہر ملاک دیکھئے نجدی دہائی بے حیار اے جیسے سنت جماعت بجا بیو۔ بات نجدی کی نہ ہرگز مایو۔ دائرہ سنت ہے فارح ہے لغین فرقہ نجدی شیطان اللعین۔

فیض۔ دیوبندی عل را دلہ شریعہ سے جواب دیں کہ یہ اشعار مطابق شریعت ہیں۔ بلکہ مثلاً اور کیا ان سے فتوے مستند ہیں اور ہر ماہین قاطع کی تردید ہوتی ہے یا نہیں۔

مرثیہ مولوی شہید احمد رضا از فلم مولوی محمد حسن صاحب مرحوم استاذ اکل

دیوبندی حضرات و ناظرین و مناظرین ذرا غور سے ملاحظہ فرماویں۔ ...

سبحانے زمان پہنچا فلک پر چھوڑ کر سبکو
اکہی کیا کہیں کیونکر سنیں وہ لجن داؤدی
حلج دین و دنیا کے کہاں لیجائیں ہم بارب
رقاب اولیا کیوں غم نہ ہو میں آپ کے آگے
خدا ان کا مربی وہ مرنے لے خلائی کے
تہہ ہر کو آپ مایل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
ہدایت جس نے دھوئی دھوئی جگہ پر اگر گرا
ہو سبب جس کا مصباح نبوت کیلئے مشکوٰۃ
چہاں تھا آپ کا تانی وہیں جاوے تھے حضرت
تہجد و صلح و صدیق ہیں حضرت باقلا اللہ

رہے منہ لگی جانب توجہ ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ کعبہ ہو تم دینی و ایسا نی۔

مکتبہ لاثانیہ

سے علم اہلسنت بریلوی کے علاوہ ہر مکتب فکر کی نایاب کتب مثلاً: تہذیب الناس، براہین قاطعہ، الشہاب الثاقب، تذکرۃ الرشید، کتاب التوحید، کلیات جامی، کلیات ابراہیم، تفسیر محمدی، فقہ محمدیہ، تفسیر نبوی، ترجمان ولیم، اشعۃ الہدایہ، چستان اور دیگر قدیم و جدید کتب، بیروزی، قصائد قاسمی، وغیرہ کتابیں طبع شدہ مصر، ایران، برطانیہ، دیوبند اور پاکستان کے چند مشہور فنکاران فرحت ہیں۔ آج ہی طلب فرمائیں۔

سلطان الفقہ المعروف فتاویٰ نظامیہ

گیارہ جلد - اس میں تمام مسائل عبادات و معاملات مثل طلاق و نکاح و اسقاط و استمدا و جہلم و گیارہویں حقیقت و بشریت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر ہر طرح کے مسائل کو بدلائل قاطعہ قرآن مجید و احادیث شریفین سے ثابت کیا گیا ہے۔ اسکی موجودگی میں کسی مفتی یا عالم سے فیس و دیگر خدای طلب کسمبکی ضرورت نہیں رہتی۔ اور علاوہ ازیں تمام مذاہب باطلہ مثلاً شیعہ، و بانی مصلحتی، چکراوہی و عیسائی کا بھی بطریق سوال و جواب بڑی شناسائی سے معادصل عبادات کتب بحوالہ صفحہ و سطر و دید کی گئی ہے۔ زبان اردو سلیس و عام فہم ہے ایسا باقی قاری سے دنیا بھر میں نہیں ملے

سکنا نظر ملے اس میں ہر طرح کے مسائل موجود ہیں۔ لہذا ہر مومن کو واجب ہے کہ اس کو اپنے
اس رکھے خصوصاً امان مساجد و مناظرین و مقتدیان شرع منین و عامہ مسلمین و داعیین کو نہایت
ضروری ہے۔ قیمت گیارہ جلد مکمل لکچر فی جلد ۸ روپے گیارہویں جلد ۱۰ روپے حصول ڈاک بذمہ خریدار
راہ عرفان: قیمت ۲ روپے کشف الاسرار فارسی مع شرح اردو

تہذیب دینی جدید کلاں قیمت ۲ روپے گنج الاسرار فارسی مع شرح اردو قیمت ۲ روپے

تحفہ محبوب سجانی شیخ عبدالحق درجیلانی علیہ الرحمۃ قیمت ۱ روپے

حقیقت مذمت شیعہ: ہر چار جلد جس شخص کے پاس یہ کتاب ہوگی، وہ کبھی شیعہ
سے ہار نہیں کھاے گا۔ کیونکہ اس میں پوری پوری حقیقت مذہب شیعہ مع حوالہ صفحہ سطر
کتاب شیعہ عبارت درج ہے۔ زبان سلیس اردو قیمت ۱۰ روپے حصول ڈاک بذمہ خریدار
بم کا گولہ برافضی ٹولہ: یہ کتاب اپنے نام سے موصوف ہے قیمت ۲ روپے

مکتبہ جواب رد مظاہرہ: تہذیب دینی برقلعہ ثنائی قیمت ۲ روپے

تہذیب دینی برقلعہ فتاویٰ: کشف المغیبات قلمی علیہ الصلوٰۃ
والسلمات یعنی از القول الجلی فی رد حین علی ۲ روپے نال الغمام فی عدم جواز فتنہ خلف الامام
۲ روپے المنع والمارب فی احکام اللہ والشوارب ۲ روپے دیوان شریف حضرت بابا محمد رحمۃ اللہ مکمل فارسی ترجمہ اردو ۴ روپے

کلیۃ التوحید حضرت سلطان بابوہم علیہ السلام غفرلہ عنہما

اصلاح الطالبین: فقہ فقیدہ غوثیہ قیمت ۲ روپے رسالہ روحی فارسی مع شرح اردو قیمت ۲ روپے

مذکورہ بالا پتہ سے بذریعہ دی پی منگوائیں

عِلْمًا اِهْلَسْت بَرِیلوی کی تصانیف کے علاوہ

مکتبہ لاثانیہ

کی دیگر کتب

- علماء اہل سنت کی لغتیں: قیمت ۵۰-۲
- کلام محبوب المعروف بہ ارباب کلام (زیر طبع)
- انکشافات دیوبند (زیر طبع)

مرتبہ

قاری محمد زبیر احمد نقشبندی

(خادم) آستانہ عالیہ - لاثانیہ حبیبیہ علی پور سیدال شریف

مسلنے کا پتہ

مکتبہ لاثانیہ

نزد ڈارمل - سرگودھا روڈ گجرات

وَمَنْ يُضِلَّ فَلَنْ يَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْسِدًا

کرامات امیر الملت

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ

از قلم حقیقت رستم

حاجی نزاہد حسن فریدی ایم اے

ناشر

قاری محمد زبیر احمد نقشبندی

مکتبہ لاثانیہ

(مالک)

نزد ڈارمل - سرگودھا روڈ گجرات

مکتبہ لاثانیہ کی دیگر کتب کے علاوہ فہرست

آستانہ عالیہ علی پور سیدان شریف کی کتابیں

انوار الثانی - ضیاء اللہانی - کلمات ہمدانیہ
ملفوظات امیر الملت مولانا محمد امجد علی شریف
انوار شریعت اور دیگر انوار ہمدانیہ

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کی کتابیں

مہر منیر - مکتوبات - ملفوظات - مرآۃ العرفان
بیعت حبیبنا - وظائف حبیبینہ اور دیگر

مفتی احمد یار خاں نعیمی

بارہ الحق مکمل - فتاویٰ نعیمیہ - رسائل نعیمیہ
فتاویٰ احمدیہ اقتدار احمدیہ شان حبیبیہ اور دیگر

علامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی

معراج النبوی میلاد النبوی - التنبیہ برہمہ
مقالات کاظمی اور دیگر

صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب

مقامات نبوت - مقامات صحابہ - مقامات اولیاء
خاک کر بلا - بیانچ اکتوبر زندگی المعراج دہن ناں
اللہ کے شبیر - کفر بنیہ

مولانا محمد شریف صاحب نوری

بارہ تقریریں - افکار و سیاحت دیوبند
عرب کا مسافر گیارہویں شریف مسائل فضائل
رمضان شریف - بارہ تقریریں سندھ اور دیگر

مولانا نظام الدین ملتانی ثم وزیر آباد

تہذیبیاتی برقعہ شانی عقائد علماء دیوبند
القول الجلی رنی اردو حسین علی ان جہری

مولانا محمد عمر چھروی

مقیاس الحقیقت - مقیاس دیامیت - مقیاس
مقیاس نور اور دیگر مقیاس

مولانا محمد اللہ دتہ صاحب

تنزیل نظر تحقیق الحاضر والماض - تنزیل
علماء اہل سنت کی نظر میں بزمی قومی اتحاد

محمد ابراہیم صاحب قاضی

بک نے کھڑے - خازن جنت - گیارہویں شریف
ایمان ابوطالب - شہید ابن شہید - البتول

نعتوں کی کتابیں اور دیگر

علماء اہل سنت کی لغتیں مرتبہ نقشبندی

کلام محبوب یعنی پیارا کلام مرتبہ نقشبندی
مناقب و دوہڑے مرتبہ نقشبندی رزید طبع

اکنشانات پوینہ تحریر کے آئینے میں مرتبہ نقشبندی

ان کے علاوہ ہر مکتب فکر کی نادر

نایاب کتابوں کا مرکز

علاوہ و نصلی و سلم علی رسولہم اکبرہم - بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل سنت کے کہنے کے پیرانے بادہ خوار تو اٹھتے جاتے ہیں اب کہیں سے اب بقا

نہ لیا جائے - بعینہ پیرانے علماء اہل سنت و جماعت اور معمر سنی حضرات تو حضرت

اہل سنت جناب مولانا نظام الدین ملتانی ثم وزیر آبادی مرحوم و مغفور کو تو

مکتبہ لاثانیہ میں البتہ نئی پود ان شے نام اور کارناموں سے متعارف نہیں ہے

مکتبہ نے شریعت تقریر سے مذہب حق اہل سنت و جماعت کی حیثیت

اور مذہب و فرق باطلہ کی تردید و ابطال میں سبکیاڑوں منظرے جیتے -

مکتبہ کی کتابیں نصیحت فرمائیں - جن سے فرق ضالہ کی فلعی کھولی گئی اور

مکتبہ کا ابطال مذہب کا ابطال فرمایا - افسوس کہ خوب درخشید و لے شعلہ

مکتبہ کے مصداق بہت جلد آپ کا آفتاب عمر نصف النہار سے فوراً پردہ

مکتبہ میں چلا گیا - اور ان کی تصانیف مطبوعہ و غیر مطبوعہ نایاب ہو گئیں میر

مکتبہ صاحبزادہ منظور الحسن صاحب قادری سروری مولانا مرحوم کے فرزند

مکتبہ جب گمراہ اپنے والد مرحوم کی وفات کے وقت کم عمر تھے - اس لئے

مکتبہ والد مرحوم کے علمی اثاثہ اور نصیحتی ورثہ کی حفاظت نہ کر سکے - چہن میں

مکتبہ پر خانگی ذمہ داریوں کا کوہ گراں آن پڑا جس سے عہدہ برآ ہونا ہر

مکتبہ کا کام نہیں ہوتا - پھر بھی وہ اپنی خانگی ضروریات سے متخل ہونے

مکتبہ ساتھ ساتھ دینی تعلیم حاصل کرتے رہے - اور کسی نہ کسی طرح دارالعلوم

(۱) مکتبہ لاثانیہ نزد ڈارمل - سرگودھا روڈ - گجرات

(۲) مدرسہ جماعتیہ حیات القرآن - پاپڑ منڈی - لاہور

میرے اس مشورہ پر قاری صاحب نے کہا کہ ابتدائی طور پر مذہبی چیزیں
تین چھوٹے چھوٹے پمفلٹ لکھا چھاپ کر دیکھ لیتا ہوں اگر عوام اہل سنت سے
انہیں پسند کیا اور ان کی مانگ بڑھ گئی یا دوسری تصانیف کا تقاضا ہوا تو پھر
دیکھا جائے گا۔ اس پر میں نے صاحبزادہ منظور الحسن صاحب کی طرف سے خود اپنے
طور پر رجمیر سے اور ان کے دیرینہ و قدیمہ مراسم کی وجہ سے ہمارے درمیان
انہیں اجازت دے دی۔ کہ یہ کار خیر ہے اس کا آغاز بنام خدا کریں
اگر دیگر تصانیف کی ضرورت یا تقاضا عوام کے پیش نظر ان کو طبع کرانے
کا موقع آیا تو پھر براہ راست صاحبزادہ صاحب سے آپ کی اجازت حاصل
کر لیں۔ میری اس یقین دہانی پر قاری صاحب نے یہ تینوں پمفلٹ

۱۔ تہ کبریا فی برقعہ شتائی

۲۔ القول الجلی فی رحسین علی

۳۔ عقائد علمائے دیوبند

چھپوائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر اور پڑھنے والوں کو انتقامت

فی الایمان والعمل عطا فرمائے آمین

بجاء النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ

اجمعین الی یوم الدین

سید شبیر احمد گیلانی نظام آبادی

نائب صدر اول جماعت اہل سنت ضلع گجرات

حال مقیم نارووالی محلہ گیلانی سادات ضلع گجرات

فارغ التحصیل جامعہ رضویہ دارالعلوم مظہر اسلام محلہ ہبیری پور

مسجد نبی نبی جی مرحومہ۔ بریلی شریف (دہلی)

۵۳۹ - ۶ ربیع الاول شریف ۱۳۹۹ھ روز ایمان افروزہ نجدی سوز

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

كَشْفُ الْمَغِيبَاتِ

لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

المعروف به

الْقَوْلُ الْحَكِيمُ

فِي دَرَجَاتِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ

وَعَقَائِدِ عِلْمَائِهِ دُونَهِ

از تالیفات خادم الحرمین الشریفین مولوی محمد نظام الدین صاحب مکتب فیضی قادری سروری از قلعہ حضرت سلطان پور

حسب فرمایش

حضرت حاجی الحرمین الشریفین زبدۃ العلماء والفضلاء حضرت پیر جماعت علیہ السلام صاحب علی پوری مدظلہ العالی

مکتبہ الاثنیہ

عربی، فارسی، اردو، نایاب کتابوں کا مرکز۔ بارعایت خرید و فرمادیں

ملنے کا پتہ :- نزد ڈارمل سرگودھا روڈ، گجرات، پاکستان

سوال

مؤرخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ مولوی ابراہیم گجراتی مدرس زمیندار اسکول نے موضع آٹوال جلسہ میلاد شریف میں روبرو مولوی عبدالغفریہ میاں شدتہ وغیرہ کے کہا کہ نبی علیہ السلام کو علم جمیع کائنات کا بائبل نہ تھا۔ قرآن مجید اس پر شاہد ہے۔

منہم مَن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ پس اس آیت شریفہ سے ثابت ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض قصایق انبیاء علیہم السلام کا علم نہ تھا۔ ورنہ یہ کیوں حکم تھا جواب از خادم شریعت مولوی جی اس آیت کریمہ سے پہلے آگے تا مدار صلہ شد۔

علیہ قادم و تعلم کے علوم جمیع کائنات کی نفی ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ نبی بواسطہ وحی جلی کے آپ کو قصہ بیان بعض انبیاء کا نہیں کیا۔ یہ کوئی دلیل علم نفی ہونے کی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بواسطہ وحی نفی کے آپ کی وفات والاصفا پر ان کے تمام حالات کو

صح کربا ہے چنانچہ سوات شرع مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۵۰ میں طوطی ہے ہذا الا یہ فی قولہ تانے
اَقْدَأَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ لَوْ لَقِصُّصٌ عَلَيْكَ
نِ الْمُنْفَىٰ بِوَالْتَفْصِيلِ وَالْمُتَابِتِ هُوَ الْجَمْعُ اِذَا لُفِّقَ مَعِيْدٌ وَبِالْوَحْيِ الْحَقِّ وَالْمُنْفَىٰ مُتَعَقِّقٌ

لاحی المختص۔ اور ملادہ اسکے ہائے افاضے نامہ صلیبہ وسلم فرمایا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار تہی ہیں
ہیں تین سو ہند رہ رسول میں۔ ہند یہ تعداد فرمایا آپ کی ذات کا آیت کی صافی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ
ن نفی تفصیل کی ہے لیکن اجمال ثابت ہے اور یہاں پر مقتدی علی ہے۔ نہ نفی و نہ حق۔ اور تعدد امتداد

جیب خاتم شریعت نے توفیق کی۔ توفیقی سامعہ بیلا جواب ہو کر سنا کر کہہ دیجیے۔ ہر سر پرستان کا انکار دیجیے۔ اور سر پرستی عبدی اور زبانی ہے نہ کلامی۔ ہر توفیق پرستی کی اور نہ کلامی۔ کمزوری سامعہ ہم آپ کے جواب کار فرما دیں گے۔ یہ سب کلاموں کے منافی ہے۔ ساتھ ساتھ طراز و سبب سے کہہ مان سکتے تھے فقط الجیب خاتم شریعت، ابلا سنا کر جو توفیق اس میں ملتا ہے، توفیقی قاعدہ کی سرسودی کی عطا فرمادے نہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هـ

اِسْتِغْتَاءُ

کیا فراتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے حق میں جس کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ
جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مغیبات کو جانتے تھے۔ ہر چیز چھٹی ہو یا بڑی
مغنی ہو یا مستقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھی اور تمام اشیاء پر ان کا علم محیط ہے یا اس
شخص کا یہ اعتقاد کسی دوسرے نبی کے حق میں ہو۔ یا ایسا اعتقاد کسی شخص کا اودیا یا فرشتوں کے
حق میں ہو۔ ایسا شخص جو معتقد اعتقاد مذکور کا ہو مصیب ہے یا مخطی بنیو۔ تو جرد ؟

الحجواب

اعتقاد مذکورہ شرک ہے۔ اور مخالف کتاب اللہ و احادیث نبویہ و اقوال مجتہدین و اجماع اُمت کے ہے۔ جو شخص معتقد اعتقاد مذکورہ کا ہو وہ اگر امام مسجد ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے۔ اگر شیعہ سنی کا ہے تو اس سے بیعت کفر و راجع ہے۔ مسلمان کو نیکو لازم ہے کہ ایسے شخص کیلئے معاملہ و

مستطابہ کریں بخیر قرآن شریف سے تاکہ اللہ تعالیٰ فی کتبہا تجبید پارہ ہنم سورہ اعراف
تسبیحہ عن الساعۃ یا ان من سہا قل انما علیہا عند ربی لا یحییہا سوا لوقتہا الا هو طرہ
لال کرتے ہیں مجھ سے اے محققانست کے متعلق کہ کب ظاہر ہو گا کہ کدے نوائے محمد صوا اس کے ہنر کہ

کام کا یہ کہ نزدیک نہیں نظر کر گیا اس کو اپنے وقت سپر گمر شد فغانے (یا نہ نہیں سو رہا تھا)
 قال ان تین لے نکل لا اصابك لتعصى نفعاً ولا ضرراً الا ما شاء الله وروى كذا في تفسيره

پنے کے نفع اور نقصان کا۔ مگر وہ چاہے اللہ قائلے اور اگر میں غیب کو جانتا ہوتا۔ تو اللہ نے اپنے لئے

کیجئے۔ چنانچہ کتاب اشعۃ اللمعات جلد اول باب الساجد میں حدیث موجود ہے کتھک فی فی
مکلی شئی و عرفت پس ظاہر شد و روشن شد مراہر چیز از علوم و جہا ختم ہمہ را۔

حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دایت ربی عز وجل فی احسن صنوۃ قال
فیم یختصہ المسلم الاکمل قلت انت اعلمہ قال فوضع کفہ ما بین کتفینی فوجدت
بعدها بین ثدی تعلمت ما فی السموات والارض۔ یعنی فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے کہ دیکھ میں نے رہا اپنے کو بہترین صورت میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کس چیز میں گفتگو کرتے
ہیں فرشتے مقربین۔ کہا میں نے کہ تو دانا ہے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے۔ پس رکھا اللہ تعالیٰ
نے اپنا ہاتھ درمیان کندھوں میرے کے۔ پس پائی میں نے سڑی درمیان سینے اپنے کے۔
پس جان لی میں نے وہ چیز کہ تھی بیچ آسمانوں اور زمین کے انہ

پس اس حدیث کے تحت میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب
اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۵۷ میں بایں طور ارقام فرما کر تہا رہے اس فتوے کی
بیچگئی کرتے ہیں۔ وہ فرماد۔ فرمود قُلْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ پس دائرہ ہر چہ
در آسمان بود و ہر چہ در زمین بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و عاطفان انہ
اور کتاب مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ جلد اول صفحہ ۷۳ کی عبارت فاضل مراد آبادی کلمۃ اہلیا
میں یوں نقل کرتے ہیں لَعَلَّكُمْ اِی سبب وصول ذلک الفیض ما فی السموات والارض
یعنی ما اعلمہ اللہ تعالیٰ فیہا من الملائکۃ والاشجار وغیرہا عبارة من سعۃ علم الذی
فتح اللہ بہ علمہ وقال ابن حجر اجمع الکاشفات التی فی السموات بل وما فوقہا کما
یستفاد من قصۃ المعراج انہ

اور نیز تلامذہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اسی کتاب مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۷۷ بہ تحت حدیث بخبر کہ
بہاضی و ماہو کائن کے اسطرح تحریر فرماتے ہیں بخبر کہ جامعۃ اسی بہا سبق من خبر
الاولین من قبکم و ماہو کائن بعد کہ اسی من انبیاء الاخرین فی الدنیا و فی احوال الہدیین فی العقب

اور نیز کتاب صل العقدة فی شرح برہ میں حضرت ملا علی قاری اسطرح تحریر فرماتے ہیں و
ان علومہما من علومہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ تنقسم الی الکلیات و الجزئیات
و حقائق و عوارف و معارف تتعلق بالذات و الصغرات و علمہما یکون نہما عن
بحور علمہ و حرقا من سطور علمہ الخ یعنی لوح و قلم کے علم کا مال آپ کے علم کے سامنے اسطرح
پر ہے کہ آپ کے علوم متنوع ہوتے ہیں بحقیات و جزئیات و حقائق و معارف و عوارف کی جانب
تو کہ ذات و صفات کے تعلق میں۔ اور لوح و قلم کے علوم آپ کی ذات و الصفات کے علوم کے
سمندروں سے ایک تہہ ہیں۔ اور آپ کے وسیع علوم کی سطروں میں سے ایک حرف ہیں۔ اور
صاحب روح البیان صفحہ ۳۷ میں نیز فرماتے ہیں قال شیخنا العلامة انباء اللہ
بالسلامۃ فی الرسالۃ الرحانیۃ فی بیان الکلمۃ العرفانیۃ علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ نظر
من سبعة البحار و علم الانبیاء من نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلۃ و علم
نبینا من علم الحق سبحانه بمنزلۃ الخ یعنی خلاصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ علم انبیاء
کا انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں سات مندرجہ میں سے ایک قطرہ ہے۔ اور علم تمام انبیاء
علیہم السلام کا بمقابلہ علم ان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسا ہی ہے۔ اور علم ان حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا بمقابلہ علم خداوند کریم کے ایسا ہی ہے۔ اور اسی تفسیر میں ہے۔ وقد قال صل اللہ
علیہ وسلم لیلة المعراج قطرت فی خلقی قطرة علیت ما کان وما سیکون یعنی تحقیق فرمایا ان حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ کہ معراج کی رات کو میرے خلق میں قطرہ پکایا گیا نہ کہ جان میں تے
جو قطرہ پکایا تھا۔ اور جو قطرہ آئندہ ہوگا۔

اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۱۲۳ تحت حدیث انی لاعرف باسماءہم علامہ علی قاری
بایں طور ارقام فرماتے ہیں بنیہ مع کو نہ مع المعجزات دلالت علی ان علمہ صلی اللہ علیہ وسلم محیط
بالکلیات و الجزئیات من الکائنات وغیرہا الخ اور تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ۳۷
سطورہ میں نیز اسطرح ملاحظہ ہو۔ وکن اصدا علمہ محیطا بجمیعہ المعلومات الغیبیۃ المکوفیۃ

کما جاء في الحديث اختصاص الملائكة ان قال فوضع كفيه بين كفتي فوجدت بهما بين ثدي
 نعلت علم الاولين والاخرين وفي رواية علم ما كان وما سيكون الخ يعني ان حضور علي الصلوة
 والسلام كالمعلم تام غيبات مكتوب محيط تھا۔ جیسا کہ حدیث اختصاص ملائکہ میں ہے۔ کہ آپ نے فرمایا
 کہ اللہ تعالیٰ نے دست قدرت و رحمت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ اور اس کی
 ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی میں پائی پس مجھ کو علم اولین و آخرین حاصل ہو گیا۔ اور ایک روایت
 میں ہے کہ گذشتہ اور آئندہ کا علم بھی حاصل ہو گیا الخ

پس ان تمام عبارات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو علم جمیع کائنات کلیت و جزئیات جو علم الہیہ کے آگے ایک قدرہ ہے۔ جو کتاب
 کے سامنے۔ اور ایک نظر جو سمندر سے ہو عطا فرمادیا۔

اور اگر مخالفین دشمنان جن کی ان دلائل سے تسلی نہیں ہوتی تو مزید میدان بکرا لیں۔ اور
 مختصر دلائل قرآن مجید سے بھی ملاحظہ کریں:-

آیت نمبر ۱۰۔ عَلَّمَ الْقَيْبَ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ أَوْ سُرٍّ
 یعنی وہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ ظاہر نہیں کرتا اپنے علم غیب کو کسی پر لیکن اپنے پسندیدہ
 رسول پر فائدہ پہنچانے علی بعض الغیب (تفسیر عباسی)

آیت نمبر ۴۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِخَبِيرٍ الخ سورہ تکویر یعنی ماہو ای محمد علیہ
 الصلوٰۃ والسلام علی الغیب بخبرین منہم (جلالین)

آیت نمبر ۵۔ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيٰ مِنْ دُونِهِ
 مَنْ يَشَاءُ الخ (سورہ آل عمران مدنی)

آیت نمبر ۶۔ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ الخ سورہ آل عمران منی تفسیر فیض الای
 صفحہ ۱۲۱ ما ذکرنا من القصص من الغيوب و

آیت نمبر ۷۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (سورہ نساء)

تفسیر خازن یعنی من احکام الشریع و امور الدین وقیل علمک من علم الغیب ما لم تکن تعلم
 و لعل معناه و علمک من خفیات الامور و اطاعتک علی ضما ن القلوب من احوال المناقب الخ
 آیت نمبر ۸۔ وَكَیْذُ الرِّسَالِ عَلَیْكُمْ شَهِیدًا الخ آیت کریمہ کے تحت میں حضرت شاہ عبدالغفر
 علی تفسیر عزیزی جلد اول صفحہ ۲۳۲ میں بایں الفاظ شہرہ فرماتے ہیں:- یعنی و با شد رسول تھا
 ہر شاہد زیر کہ او مطلع بنور نبوت بر تہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من
 رسیدہ و حقیقت ایمان او حبیبیت۔ و حجابیکہ ہذاں از ترقی محبوب ماندہ است کہ امامت
 پس او پیشنا سد گناہان شمارا و در جاست ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص
 و لقای شمارا و لہذا شہادت او در دنیا بحکم شریع و بحق است مقبول و واجب العمل است
 و آنچه او از فضائل و مناقب حاضران زمان خود مثل صحابہ و اہل بیت ازواج و غائبان
 الزمان خود مثل اولیس و صد و مہدی و مقتول و قبال یا از معائب و حاضران و غائبان بنفہ
 استقاد نکند واجب است و ازین است کہ در روایت آمدہ کہ ہر نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع
 می سازند کہ ظانی امر و خفیہ کشف و ظانی چنان تا در قیامت او کے شہادت تو اند کرد
 و تفسیر معالم التذیل و تفسیر حسینی و کتاب صحیح بخاری کتاب الفتن باب التوحید صفحہ ۱۰۵
 طبعہ کرزن دہلی۔ و تفسیر خازن جلد اول بمضمون واحد بالفاظ مختلف باینطور مسطور است
 کہ لایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے روبرو پیش کی گئی میری امت اپنی اصل محمدیوں
 میں جوئی میں بھی جیسی پیش کی گئی روبرو آدم علیہ السلام کے پس تب میں نے جان لیا ہر ایک شخص کو جو میرے
 ساتھ ایمان لایا گا۔ جو نہ ایمان لایا گا۔ پس یہ بات سنا نقول کو پہنچی۔ پس انہوں نے ہمیں کے
 طرہ پر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دھو اسے کرتے ہیں کہ میں جانتا ہوں اس شخص کو جو میرے ساتھ
 ایمان لانا ہے اور جو کافر رہتا ہے۔ اگرچہ وہ اب تک پیدا بھی نہیں ہوا۔ حالانکہ ہم ان کے
 ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ ہم کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ اور اب تک انہوں نے ہم کو جانا ہے۔

لہذا اضافۃ الجمع فی کلام الموضوعین بقید الاستفراق

پس منافقین کی اس گفتگو کی خبر آپ کو پہنچی۔ پس آپ فوراً منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا۔ کہ وہ لوگ کون ہیں جو میرے علم غیب پر طعن کرتے ہیں۔ پوچھیں مجھ سے جو کچھ مجھ سے چاہتے ہیں قیامت تک کے حالات میں ان کو سب کچھ بتلا دوں گا پس کھڑا ہوا عید اللہ بن حذافہ کہ بعض لوگ اس کے باپ کے بارے میں شک کرتے تھے اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا باپ حذافہ ہے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم را ضعی ہیں اللہ تعالیٰ سے جو ہمارا رب ہے اور اسلام سے جو ہمارا دین ہے الخ

اور کتاب تفسیر شفا حضرت علامہ علی قاری صاحب صفحہ ۱۴۲ جلد اول میں فرماتے ہیں کہ آپ نے تعداد منافق مردوں اور عورتوں کی فرمادی۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ منافق مرد تین سو تھے۔ اور منافق عورتیں ۷۰ تھیں۔ اور کتاب منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوت صفحہ ۱۷ و ۱۸ جلد اول میں محقق صاحب بائینہ طور تحریر فرماتے ہیں کہ

دکتاب میں لکھا وہ سرورِ آئاد معلم کی رہاست سے آزاد
زہے علم و زہے عقل ہے نر تعالیٰ شانہ اللہ اکبر
وہ اُمّی عالم علم لدنی۔ بہت ہی عالم و ظاہر ہیں اُمّی
ہے علام الغیوب اسکا معلم وہ آپ عالم کے عالم کا معلم

اور محقق علامہ صاحب مرآب الدنیہ صفحہ ۱۵۳ جلد دوم میں حدیث نقل کرتے ہیں عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رَکَمَ لَیْلِ الدُّنْیَا خَافَا نَاظِرَ الْیَسَاءِ وَالْیَا مَهِوْکَ الْکَیْنِ فِیْہَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَا تَمَّا اَنْظَرُ اِلٰی کَتَفِیْہِمْ یعنی روایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحیفین اٹھا لی گئی میرے لئے تمام دنیا کہیں اسکو دیکھ رہا ہوں اور جو کچھ میں قیامت تک میرا

اسکو بھی دیکھ رہا ہوں ایسا جیسے میرے ہاتھ کی پھیلی ہے۔ اور حدیث طبرانی ابوالہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے قد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یُتْرَکُ طَاسٌ جَنَاحِیْہِ الْاَکُوْلَہُ مَا مَنَعْنَا یعنی آپ کی ذات والا صفات نے ہم سے اس حالت میں رفاقت فرمائی کہ کوئی مرد نہ ایسا نہیں کہ وہ اپنے بازو کو ہلائے۔ مگر آپ نے اسکا بھی بیان فرمایا الخ اور حدیث مشکوٰۃ اب بدیع الخلق میں نیز ایسی ہی حدیث ہے عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً ما تَرَکَ شَیْئاً اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ مَقَامِہِ ذَلْکَ اِلَّا قِیَامَ السَّاعَةِ یعنی مذہب نے کہا کہ کھڑے ہو کے عیسائے ہلکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونا نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقعہ ہو نبی الٰہی اس مقام سقیامت تک اور حدیث باب المعجزات کتاب مشکوٰۃ اسی کی تائید رہا یس بایں ضمنی طور پر کہ آپ کی ذات نے صبح سے شام تک وقف فرمایا۔ اور خبر فرمائی آپ نے بجاہد کائنات الیوم اقیامت الخ اور امام بخاری صاحب مشکوٰۃ نے باب فضائل سید المرسلین میں حدیث بائینہ طور نقل فرمائی ہے۔ و عن عمر قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً ما یُتْرَکُ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْحِجَازِ مَنَازِلَہُمْ وَاَهْلُ النَّوْصَارِ اِلَیْہِمْ الخ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عذ سے روایت ہے کہ مجھے آگے آکر اترنے ہمارے درمیان قیام فرما کر اتر جائے آفرینش سے لیکر مقتبوں اور دوزخیوں کو اپنا اپنے منزلوں میں داخل ہونے تک ہم کو خبر فرمادی۔ اور حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ان اللہ وادعی الی الارض فرایت متار قہما و مغارہما الا پس ان دلائل قاطع سے ثابت ہوا کہ آپ کی ذات والا صفات کو علم عطا ہی وہابی حضرات کا صحیح کائنات کا حاصل تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرہ و قدرہ اور رازہ و دانہ کی خیروں اور تمام شہداء و کائنات کے علوم کے خزانہ کا قیام قدیم سے سرفراز فرما کر تمام عالم سے ممتاز بائینہ طور کر دیا بقولہ تعالیٰ وعلّمک ما لَمْ یَکُنْ یَعْلَمُہُ وَاَعْلَمَ الْغُیُوبَ وَاخْتَبَرْتَفِیْ ظِلْمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا ظَلَمِ وَلَا یَسِ الْاَفْکَ کَتَبَ قَمِیْنِ۔ وَاَخْلَقَ شَیْءَ اَحْصِیْہُ فِیْ اَمَامِہِمْ سَبِیْنِہُ وَاَنْبِیَا نَا کُلِّ شَیْءٍ الْاِیْہِمْ نَاطِرِیْنِ یَا دُکْھِیْنِ حَبِیْبِ عَلِیْہِ الصَّلَوۃُ وَالسَّلَامُ کَا تَمَّا اَنْظَرُ اِلٰی کَتَفِیْہِمْ علم نزاع مجید و لوح محفوظ پر بھی محیط مانا جاتا ہے۔ اور حالانکہ لوح محفوظ میں ہر چھوٹی

کہ جب ان لوگوں نے کہا کہ رسول خدا غیب کی بات کیا جانے کے کہنے پر کافر و مرتد ہو گئے
جیسا کہ قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ سے ظاہر ہو چکا ہے۔ تو پھر آجکل کے مسلمان جو
بید صرگ کہہ دیتے ہیں کہ علم غیب کی رسول اللہ کو کیا خبر ہو تو ایسا کہنے سے کس طرح اور کس قائل
کافر نہیں ہو سکتے ضرور ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو ایسے عقیدہ سے بچائے کہ ہم غیب میں غم میں

اور ناظرین جو آیات فاضلہ و دلدارہ نے فقی علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
تحریر کی ہیں انکا جواب بھی سن لیجئے ۵

بے ثباتی ہے نہایت مومن بے ناموس کی پانچویں ہوتی ہے کم شمع بے فانوس کی
ناظرین ہمارے محققین اہل سنت و الجماعت کے علمائے کرام نے لکھا ہے کہ علم غیب
قسم پر ہے علم غیب تنقلی یعنی ذاتی۔ اور دوسرا علم غیب عطائی و وہبی و صفائی یعنی علم غیب تھقلی
ذاتی خاص خداوند کریم لایزال کیلئے ہے۔ اور دوسری قسم علم غیب اضافی یعنی وہبی انبیاء و اولیاء
کرام کو اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتا ہے عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۵۷ ذیل
آیت یُؤْتِي مَن يَشَاءُ مِنَ الْغَيْبِ كَسَطَرِہِ قول الجہور المفسرین ان الغیب هو الذی یکون غائبا
عن احسانہ ثم ھذا الغیب ینقسم الی ما علیہ دلیل والی ما لیس علیہ دلیل الخ اور دوسری
جگہ اس کے آگے فرماتے ہیں فان قيل افتقولون العبد یعلم الغیب ام لا قلنا قد بینا ان
الغیب منقسم ما علیہ دلیل والی ما علیہ دلیل نعم سبحانہ تعالیٰ العالم بہ لا ینبغی و اما الذی
علیہ دلیل فلا یمنع ان تقول لعلم من الغیب یعنی مفسرین جہور کا یہ قول ہر کوئی غیب سے ہر وقت
حاصل ہو جائے پھر یہ دو قسم ہر قسم ہے۔ ایک وہ وہی چیز دلیل ہو۔ اور دوسرا وہ چیز دلیل نہیں
پس اگر کہا جائے کہ انسان بھی غیب جانتا ہے۔ یا نہیں تو ہم جواباً کہیں گے کہ ہم نے اس بات کو واضح
کر دیا ہے کہ غیب دو قسم ہر قسم ہے۔ ما علیہ دلیل و ما لا علیہ دلیل پس جہور دلیل نہ ہو وہ خاص
ذاتی تنقلی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ اور جہور دلیل ہو۔ وہ اضافی یعنی عطائی ہے جس کو

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء میں سے جسے پسند فرمائے عطا کر دے۔ یہ کسی کے لئے ممنوع نہیں
پس جہاں کہیں آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات و الماصفات کے لئے فقی علم
غیب خود بخود خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں فرمائی ہے۔ وہ محض کسر نفس اور عبودیت
کے اقرار کرنے پر مبنی ہے۔ چنانچہ تفسیر عرکس البیان و تفسیر کبیر و تفسیر فائز جلد ۲
صفحہ ۲۴ میں بذیل آیت قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِلْمٌ مِّنْ خِزَائِنِ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ کے
تحریر کر دی ہے۔ و اما انفی عن نفسه الشریفیۃ ھذا الاشیاء تواضعاً لله لئلا یعتقدوا
بالعبودیت۔ یعنی آپ نے ان اشیا کی نفی محض اسلئے فرمائی کہ انکو بارگاہ ایزدی میں توفیق
مقدور تھی۔ اور اپنی عبودیت کا اقرار کرنا۔ اور اسی جلد صفحہ ۷۵ تحت آیت
و لکن فی العلم الغیب کے نیز اس طرح پر ہے۔ قلت یمتثل ان یکون
قال صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب یکذا فی الجملۃ
جلالین جلد ۲ صفحہ ۲۵۸۔ اور تفسیر عرکس البیان میں تحت آیت کریمہ و عندہ
مفاتیح الغیب لا یعلمھا الاھو کے لکھا ہے۔ قال المجرب لا یعلمھا الاھو
ومن یطلعہ علیہا من صفی و خلیل و حبیب و ولی یعنی کہا جبرینے۔ کہ
مفاتیح غیب کوئی نہیں جانتا۔ مگر اللہ تعالیٰ۔ اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ ان پر
اطلاع دے خواہ وہ صفی ہو یا خلیل یا حبیب یا ولی۔ اور اسی صفحہ میں ہے۔ وقولہ
لا یعلمھا الاھو ای لا یعلم الاقنوں والاخرون قبل اظہارہ تعالیٰ ذلک
لھم یعنی اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے کے پہلے کوئی نہیں
جان سکتا۔ الخ اور تفسیر نیشاپوری میں ہے۔ ای قد اعلم الغیب فیکون فیہ
دلالة علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلمہ الا اللہ الخ اور تفسیر کبیر جلد ۴
صفحہ ۴۴ میں ہے قل لا اقول ولا اعلم الغیب ان المراد منه ان یتظہر
الرسول من نفسه التواضع لله و انخصر لہ والاعتراف بعبودیتہ

حتی لا یفتقد فیہ اعتقاد التصادی فی المسیح علیہ السلام الخ یعنی اللہ
نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ آپ فرمادیں کہ میں نہیں کہنا کہ میرے پاس خزانے ہیں
اللہ تعالیٰ کے اور میں غیب نہیں جانتا تحقیق اس سے مراد آپ کی کسر نفسی
تواضع ہے اور خضوع کی ہے۔ اور اپنی عبودیت کا اعتراف کرنا ہے تاکہ مسلمان
لوگ تصاری کی طرح ایسا اعتقاد کر لیں۔ جیسا کہ انہوں نے مسیح علیہ السلام کے
بارہ میں کر لیا تھا کہ وہ ان کو خدا مان بیٹھے۔

اور علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں یوں ارغام
نبیل آیت لاستکثرت من الخیر کے فرماتے ہیں۔ فان المتصنی عامہ من خیر
واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر محقق قال اللہ تعالیٰ
عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من اراد من رسول الخ پس ان تمام
محققین کی تحقیق سے یہ امر ثابت ہوا کہ جہاں کہیں قرآن مجید و حدیث شریف میں
آپ نے اپنے عالم الغیب ہونے کی نفی فرمائی ہے۔ وہاں سے مراد علم غیب انتقالی و ذاتی
و بیواسطہ کی ہے نہ علم غیب عطائی و اضافی وغیرہ انتقالی و تعلیمی کی۔ اور علمائے
کرام نے یہ بھی تحریر کر دیا ہے کہ آپ کی ذات باریکات کو عالم خمسہ شیا کا بھی
اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ کتاب خصائص الکبریٰ و کتاب الابریز صفحہ
۸۵ و تفسیر عرسل البیان وغیرہ میں بالبطور مسطور ہے قد ذهب بعض المشائخ الی
ان التبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت المساعرة باعلام اللہ تعالیٰ وهو کایا فی
الحضور فی الایۃ کمالا یحفظ الخ نقل از تفسیر روح البیان تحت آیت یسئلونک عن الساعة
ایان مرسوما او صاحب کتاب ابریز نے لکھا کہ کیف یحفظ امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم و
الواحد من اهل التوفیق من اقتداء الشیخ لایکل المتوفی الا بعد من هذا الخمس الخ پر ان تمام دلائل
سہ ای العلم المختص بہ قال البیضاوی کما تدل علیہ اصناف اسم المصدر الی الفاعل

سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پنجہ خبر کی
تمام بھی عطا فرمادیا تھا۔ ہاں اگر مولوی حسین علی اودیس کے معادین فرقہ جدیدہ
کو بوجہ خدا ان عبارات کے ماننے میں تردد ہو۔ تو آفا کے نامدار صلے اللہ علیہ والہ وسلم
کے فتاویٰ کو دیکھ لگا کر دیکھ لیں اور ایمان لائیں۔

دلیل نمبر ۱۔ فقیر رسول اللہ مطہر لایکن منہ بیت مدرا لکتاب شکوہ بالعلات
فصل اول و یصق الناس ثم یوسل اللہ مطہر کا تہ الطل فینبت منہ اجساد الناس
باب تقوم الساعة پس ان ہر دو حدیثوں سے ثابت ہوا کہ بعد ممتہ یا جوج ماجوج کے پیدا ہونے
ہوگی۔ اور کوئی مگر وہ اور گاہوں خالی نہ رہیگا۔ اور تمام لوگ مر جائیگے اور اس مہینہ کے
جب اللہ تعالیٰ تمام اجساد کو پیدا کرے گا۔ گویا کہ وہ مہینہ شہرم ہے الخ کیا مولوی صاحب اور
اسکے معاونین کہہ سکتے ہیں کہ یہ خبر علم قیامت کی نہیں۔ کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے نہیں فرمایا۔ کیا یہ علم غیب نہیں۔ اور صاحب عرسل البیان نے لکھا ہے کہ یہ علم
نوائہ تعالیٰ نے اویس کے عظام کو بھی عطا فرمایا ہے۔ وکن کثیرا ما سمعت من
الاولیاء یقول ینظر السماء عذرا اولیاء فیبطر کما قال کما سمعنا الخ

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مافی الارحام کی خبر بھی بتادی۔ چنانچہ کتب حدیث
میں موجود ہے۔ کہ آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت امام حسین کی پہلے ہی خبر
بتادی دیکھو شکوہ مناقب اہل بیت علیہم السلام و انشاء اللہ غلاما یون فی حجرک اور یہ
علم بواسطہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اولیاء اللہ کو بھی ہر کچھ تفسیر عرسل البیان صفحہ ۴۴ تحت آیت
مافی الارحام اور کتاب تہان المونیین صفحہ ۱۱۱ مائتا و الشیخ ابن حجر اور کتاب شکوہ باب المعجزات
میں ہے کہ کہا عن خطب نصاری نے کہ حضور نے ہر کوئی بتادی فاخذوا بما هو کائن الخ و ہم
انقیاد منہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کل کی خبر بھی بتادی چنانچہ نئے نئے یوم نہیں فرمایا
کہ یہ جھنڈا کل کو ایسے شخص کو روکنا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے

فتح کر گیا۔ اور وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ دیکھو مشکوٰۃ شریف باب مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فصل اول قال یوم خیبر لا عطیق ہذا الروایۃ عن جلالہ یفتح اللہ علی یدہ یمیت اللہ ورسولہ ویمیت اللہ الخیرین المستخضرون علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ جھنڈا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی عطا فرمایا۔ باوجودیکہ صحابہ کرام کو اسید تھی اور جیسا آپ نے فرمایا۔ ویسا ہی ہوا۔

اور یہ بھی آپ نے خبر دیدی کہ فلاں شخص فلاں جگہ مر گیا۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب المعجزات میں ہے کہ آپ نے میدان بدر میں زمین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ فلاں شخص فلاں جگہ مر گیا۔ اور یہ اور یہ جگہ فلاں فلاں کی ہے۔ ویسا ہی ہوا۔ اور ایک راوی بھی ادھر ادھر انکی جگہ نہ ہوئی۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں ہذا مصرع فلاں و یضع یدہ علی الارض ھھنا وھھنا قال فما جاوز لحدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادھم اور متعاصد کی شرح جلد ۲ صفحہ ۲۵۰ میں بہ نسبت علم الساعۃ کے یوں لکھا ہے ان الغیب ھھنا لیس علی العموم بل مطلقا و معین ہو وقت و قیام القیامۃ بقدرتہ السیاق فلا یبعد ان یطلع علیہ بعض المرسول من المثلثۃ والبشر الخ پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم قیامت کے اظہار کی اطلاع انبیاء و اولیاء اور ملائکہ پر محال نہیں۔ اگرچہ تو علم ذاتی کی نفی ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ علم مافی الارحام کا فرشتہ کو بھی عطا کر دیتا ہے۔ اور جان جاتے ہیں کہ شخص نیک ہو گا کسب تک زندہ رہے گا اور کسب مر گیا۔ اور کیا کچھ کر گیا۔ اور کیا کچھ کھا بیگا۔ دیکھو ابابیان بالقدر علیہ وادھم ووزقہ وشفی وسعید۔

اور حضرت ابابکر العتدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے علم غیب فی الارحام کا عطا کر دیا چنانچہ کتاب تاریخ خلفائے میں سطور ہے کہ آپ نے بوقت انتقال اپنی بیٹی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پیالیش ام کلثوم کی نسبت پہلے سے ہی واضح کر دیا۔ کہ

تیری ہمشیر پیدا ہونے والی ہے۔ ویسا ہی ہوا۔

اور حضرت امام حسین اور حضرت امام جہدی علیہما السلام کی خبر نیز المستخضرون علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اول سے ہی لوگوں کو کر دی تھی۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ فلاں فلاں تاریخ میں یہ دار فانی سے کوچ کر جائینگے۔ اور علاوہ اس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتقال اور ان کے دفن ہونے کی جگہ بھی فرمادی۔ اور فرمایا کہ اس کی قبر میرے ساتھ ہوگی۔ پس ناظرین! ان تمام دلائل سے معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم جمیع کائنات کا پے در پے انکی تمام عمر طیبہ میں عطا فرمایا تھا۔ لہذا کائنات میں سے کوئی شے آپ کی ذات بابرکات پر پوشیدہ نہ رہی۔ اور باقی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کے عظام کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ علم غیب عطا فرمایا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو تمام کائنات کے اسماء اور ان کی کیفیت اُن پر ظاہر کر دی۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس سے سرفراز فرمایا۔ جیسا کہ سورہ نوح میں ہے۔ اور کہا حضرت نوح علیہ السلام نے۔ اے میرے مالک اس قوم کو ہلاک کر دے۔ اگر تو ایسا نہ کر گیا۔ تو یہ لوگ میرے بندوں کو گمراہ کر دینگے اور ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی فاجر اور کافر ہوگی۔ لقولہ تعالیٰ قال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین ذیادہ اذک ان تذرھم یفسدوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کھارہ۔

پس اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کو ان کفار سے لے کر ان کی تمام نسل ہونے والی تک کا علم معلوم تھا۔ ورنہ لایلدوا الا فاجرا کھارہ کبھی عرض نہ کرتے الخ فقط

سے اصل نایاب کتابیں۔ مثلاً براہین قاطعہ۔ انوار ساطعہ۔ تحذیر الناس مکتبہ لاثانیہ! ترجمان دہلیہ۔ التبشیر الشہاب الثاقب دیکر کتب قابل فروخت ہیں

اغراضات حسین علی

اور اس کے معاونین کے آپ کی ذات کے علم پر۔ کہ اگر آپ کو علم غیب ہوتا۔ تو آپ زہر کیوں کھاتے؟ اور صحابہ کرام کو کیوں کھانے دیتے۔ اور حضرت عائشہ کی نسبت دربار انک کیوں غمناک ہوتے۔ اور اپنی امت کے گمراہ ہونے پر کاندی کا لفظ کیوں برفر حشر کہینگے۔ اور نمازیں کیوں بھول جاتے۔ اور سب سے پہلے کالتے وغیرہ وغیرہ۔

جواب از ملتانی:- سچ ہے۔ کُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَفَعُ بِمَا فِيهِ ہر ایک برتن میں سے وہی چیز نکلتی ہے جو اس میں ہوتی ہے۔

کی بناوٹ بہت سی باتوں میں پرکھیں چھپتی ہے بنائی بات

فاضل دلدادہ کو لازم تھا۔ کہ اگر کسرتان اور علم غیب جمیع کائنات اسخضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظلم چلانا منظور تھا۔ تو دلائل قطعیہ اور دلائل کو پیش نہ کرتے۔ اچھا انکی مرضی۔

لیجئے۔ جواب نیچے۔ اسخضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو اول سے ہی اللہ تعالیٰ نے تمام خلق نیک اور بد اور ان کے حالات و حرکات و سکنات سے خبر دیدی تھی۔ چنانچہ حدیث صحیحہ میں ہے: **خُذُوا بِنَا بِمَا كَانُوا وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ** الخ مسلم جلد صفحہ ۳۹۰۔ حدیث دیم قد دفع لی الدنيا فان النظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة كما انما النظر الى كفى المريب اللہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۔ اور حدیث مشکوٰۃ شریف: **بِالْحَقِّ** میں ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ **فَاخْبِرْ عَنِ بِلَادِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ اَهْلُ اِمْتِنَانِ مَنَازِلَهُمْ وَاهْلُ التَّوَسُّلِ لَمَّا** پس ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ آپ کی ذات والا صفات کو آفرینش خلق سے لیکر آخر تک علم اللہ تعالیٰ ہاتھ کی معلوم تھا۔ لیکن آپ نے اس امر کو ظاہر کرنا پسند نہیں فرمایا تھا۔ کیونکہ اس میں ایسے اسرار ظاہر جو نبی لے تھے جنکا ظاہر کرنا لازمی اور ضروری امور میں نہ تھا۔ چنانچہ تفسیر روح البیان

جلد ۲۔ اور تفسیر سورہ قمر نور کمال عین العلم شرح زین العلم ملا قاری سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے فادنی علم الاذنین والاخرین وعلم فی علویات شتی فہم اخذ عہدًا علی کتمہ اذ هو علم لا یقدر علی حملہ غیرہ وعلیٰ خیرتی فیہ وعلیٰ امرنی تبلیغہ الی الخاص والعلم من امتی وھی الانس والجن والملك كما فی الانسان العیون یعنی فرمایا آپ نے کہ اشتغال لے تے مجھے علم اولین و آخرین کے دیئے۔ اور کئی قسم کے علوم تعلیم و عطا فرمائے۔ ایک علم تو ایسا ہے جس کے چھپانے پر مجھ سے عہد لے لیا۔ کہ میں کسی سے نہ کہوں۔ اور میرے سوا کسی کو اس کے بروہت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اور ایک ایسا علم جس کے چھپانے پر رکھانے کا اختیار دیا گیا اور ایک ایسا علم جس کے سکھانے کا ہر خاص و عام امتی کی نسبت محکم فرمایا۔ اور انسان و جن و فرشتے پر سب حضرت کے امتی ہیں۔ لہذا فی مدارج النبوة نقل از کلئنا لادبیاء صفحہ ۴۴۔ پس اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ آپ کی ذات کو اسرار الہیہ کا علم اچھی طرح معلوم تھا۔ لیکن اسکا افشاء کرنا منع تھا۔ پس اب مولوی اور اسکے معاونین بتائیں کہ وہ کس عبارت کا ترجمہ ہے۔ جس سے نفی علم غیب اسخضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معلوم ہوتی ہے۔

اور اسخضر علیہ السلام کا بہ نسبت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غمناک ہونا بھی نفی علم غیب پر دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ نے یہ نہیں کہا کہ مجھے اس بارہ میں علم نہیں بلکہ آپ کو اسکا پورا پورا علم حاصل تھا۔ چنانچہ کتاب بخاری شریف جلد ۲ کتاب الشهادات بالنبیل الناس میں مسطور ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی ایسا شخص ہے جو بدلے اس آدمی سے جس نے میری امیہ یعنی بیوی کی بابت مجھے ایذا دی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے اپنی بیوی کی نسبت علم ہے کہ وہ نیک اور پاک ہے۔ واللہ ما علمت علی اہل الاخیلا اور آپ اس لئے غمناک اور سکوت میں تھے کہ منافقین نے نفاق الزام بہت آپ کی زوجہ مطہرہ پر لگا کر شہرت جا بجا کر دی۔ اور آپ انکی ناجائز شرارتوں پر غمناک ہو گئے۔ اور اکثر اوقات دشمنوں کی باتوں سے دلگنگ ہو رہی جاتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ **وَلَقَدْ عَلِمْنَا لَکَ**

یقین صدقہ بایقولون دیکھو تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ - اور فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۳۶۸
میں لکھتے ہیں کہ اپنے نفس کے بارے میں خود بخود بدوں حکم وحی کچھ نہیں فرمایا کرتے تھے۔ لایحکم
لنفسہ الا بعد نزول الوحی لانہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یجزم فی العقدة بشئ قبل الوحی۔
پس ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ آپ کی ذات کو اس بارے میں پورا پورا علم حاصل تھا۔ اور آپ کا
صحابہ سے مشورہ لینا بھی اس بارے میں اسی بات پر شاہد ہے۔ فقط

اور جو مولوی جی نے لکھا ہے کہ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو نماز میں کیوں بھول جاتے؟
جواب - ناظرین! یہ بھی مولوی صاحب فاضل ولادہ کی کم علمی و بے سمجھی کا سبب ہے۔ چونکہ
اس حدیث ذوالیہدین میں نفی علم غیب کی کہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی۔ بلکہ ہمیں
آپ کی کمایت کا ذکر ہے جب آپ صلوة میں تھے۔ تو مسند آنحضور انور پر تجلیات الہیہ اور
اسرار نبویہ نازل ہوئے کہ آپ برائے تعلیم سجدہ ہو کے مود ہوئے۔ اور یہاں تک حالت مبارک
ہوئی کہ ذوالیہدین کے عرض کرنے پر بھی آپ نے فرمایا۔ لہذا اس وقت آنحضور یعنی نہ میں ہی بھولایا
اور نہ ہی نماز کم ہوئی۔ اور عند البعض حدیث منسوخ بھی ہے۔ اور اس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا خیال ہونا ثابت کرنا دل و گردہ دیوبندی کا ہی ہے ہم مسلمانوں کا ایمان ہے کہ آپ کی ذات
والاصفات نمایان و غفلت سے پاک و صاف تھی۔ اور یہ امر محض تعلیم کیلئے تھا۔ فقط

اور حدیث انک لا تدعی ما حدث والحدک میں ہمزہ ہتھام مقدر ہے۔ جیسا کہ اندر ابی
میں ہمزہ مقدر ہے۔ اور اس پر قرینہ بھی موجود ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ آپ اپنی اُمت کے
اعمال نیک و بد ملاحظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ حدیث باب المساجد و باب الحج و مشکوٰۃ شریف میں
موجود ہے۔ اور یہ بھی آپ نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کے لوگ جو نمازی ہیں۔ ان کے
چہرے اور اعضا و ضرور روشن اور چمکدار ہونگے۔ اور اُمت کے آدمی کو ایسا پہچان لینگے جیسا
کہ ان اپنے گم شدہ بچہ کو دھونڈ لیتی ہے۔ اور سب سے پہلے آپ خداوند کو کم کے
آگے سجدہ کریں گے۔ اور ہرگز آرام نہ کریں گے تا وقتیکہ تمام اُمت کو سخت نہ لیں گے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مجھے راضی کرے گا۔ اور
میں ہرگز راضی نہ ہو گا تا وقتیکہ تمام اُمت کو سخت نہ کر دوں گا۔ اور لا راضی و وجہ من
الشی فی انذار نقل از تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۵۶۵۔ پس اب مولوی اور اس کے معاونین
سائیں کہ یہ تمام حدیثیں میں یا نہیں۔ اور ان سے آپ کی ذات والاصفات کا اول سے ہی
عالم الغیب ہونا ثابت ہوا۔ یا نہیں۔ اور جو ٹک نے آیت واللہ ما ادری ما یفعل بی و
لا یکم نفی علم الغیب آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کی ہے۔ مولوی جی یہ آیت بھی منسوخ
ہے یا آیت انا نقضناک فتنا قبیٹا سے ہو چکی ہے۔ لہذا اس سے استدلال پکڑنا جائز
نہیں۔ دیکھو تفسیر احمدی صفحہ ۲۴۴۔ فتاویٰ قاضی خاں و فتاویٰ بزازیرہ و جواہر و فتاویٰ ہند
و شرح فقہ اکبر لعلی قاری وغیرہ کی عبارات سے آپ نے دعویٰ نفی علم غیب آنحضور
علیہ السلام پر علم پیچاری کو معصیت میں ڈال کر ان سے اوراق سیاہ کر دیئے ہیں۔ ان کا
جواب بھی ذرا غور سے سن لیجئے۔ وہ ہوندا۔

منزل ہستی ہے یا سخا نہ ہے ہر قدم پر نقش ستانہ ہے
جناب فاضل ولادہ باب از فضول آپ کی تمام عبارات سے نفی علم غیب عطائی یعنی
اضافی جمیع کائنات آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی حرف سے ثابت نہیں ہوتی۔ یاں
اگر ہے تو نفی علم غیب استقلال و ذاتی کی ہے جو خاصہ خداوند کریم کا ہے۔ اور فتاویٰ قاضی خاں
کی عبارت کا مطلب بھی سن لیجئے۔ اور عینک بصیرت لگا کر دیکھئے۔ وہ ہوندا۔
رجل تزوج امرأة بغیر شہود فقال الرجل للمرأة خذوا وینیرا گواہ کرو دم قالوا لیکن کفر
لاننا نعقد ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء تکلیف بعد الموت
عبارت روضہ فیضیاء فصل فی شرائط النکاح صفحہ ۱۵۴۔ رجل تزوج امرأة بشهادة الله و
رسوله کان باطلا لقوله صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بشہود وکل نکاح یکن
شهادة وبعضهم جعلوا ذلك کفرا لانه یعتقد ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

یعلم الغیب وهو کفر الخ یعنی ایک آدمی نے ایک عورت سے کاح کیا۔ اللہ اور اس کے رسول کی گواہی پر یہ باطل ہے۔ بحکم تفسیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کیونکہ نکاح بدول شہادت گواہوں کے نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک نکاح کے لئے گواہ ہونے چاہئیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ کفر ہے اس لئے کہ اس نے اعتقاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بخود علم غیب جانتے ہیں۔ پس اول تو یہیں لفظ قالوا اور بعضہم موجود ہیں جنہیں علمائے دین کا سخت اختلاف یہ کہ کتبہ صیبا کہ کتب شامی جلد ۲ صفحہ ۴۴۵ و فوائد البیہیہ تراجم حقیقہ صفحہ ۱۰۱ اور فتح القدر باب یوجب القضاء وکفارہ و کتاب الصوم و ہناسہ کتاب النصب اور ہناسہ و البیہیہ باب فی الصلوٰۃ وغیرہ شرح منیہ صفحہ ۲۰۷ میں بیان طور لکھا ہے فائدۃ لفظ یستعمل نیما یہ اختلاف المشائخ کذا فی النہایۃ کتاب الغیب ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی ضعف ما قالوا وکلام قانیضان یشیر الی عدم اختیارہ الخ پس معلوم ہوا کہ لفظ قالوا دلالت کرتا ہے ضعف پر۔ لہذا ضعیف اور قول مرجوح پر فتویٰ دینا جائز نہیں ہوتا۔ چنانچہ درالمنہار میں ہے ان بحکمہ والفتیبا بالقول المرجوح جہل و فرقی للاجماع یعنی حکم و فتوے دینا قول مرجوح اور ضعیف پر اجماع کا توڑ ہے۔ اور جہالت ہے۔ اور کہا صاحب شامی جلد ۲ صفحہ ۲۷ سطر ۲۱ طبع و مجتہبائی دہلی کتاب النکاح میں کہ آدمی اس اعتقاد سے کافر نہیں ہوتا۔ کیونکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض غیب جانتے ہیں۔ اور آپ کی روح پر فتوح پر تمام اشیاء پیش کی جاتی ہیں۔ آپ ملاحظہ کرتے ہیں۔ قولہ قیل یکفر لادہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب قال فی التارخانیہ دفی الحجۃ کو فی المنقط انہ لا یکفون ان الاشیاء یعرض علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ان الرسول یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا ینظر علی غیبہ احد الا ان یرضی من رسول الخ اور کتاب معدن الحقائق شرح کتب کتاب النکاح میں لکھا ہے و احیاء اندک لا یکفون ان الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یعلمون الغیب و یعرض علیہم الاشیاء و لکن فی خزائن الروایات باب النکاح و مجموعہ حنفی جلد ۲۔

پس ملا نوحی وہ اس لئے کافر نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس لئے کافر ہوتا ہے کہ اس نے حلال اعتقاد کیا کہ کفر ہے کہ جو کفر فدا یتعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔ خدا یتعالیٰ کا حکم ہے کہ نکاح جائز نہیں ہوتا کہ جب تک دو گواہ اسکی جنس کے موجود اور حاضر نہ ہوں۔ اور حالانکہ اس نے خلاف کیا۔ دیکھو طوطاوی حاشیہ درمنہار قولہ یکفر لعل وجہ انہ حلال ما حرم اللہ تعالیٰ لان اللہ تعالیٰ لم یجعل النکاح الا بحدود من اجلس فاذا اعتقد محل بغير ذلك فقد خالف الخ اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی عبارت سے بھی نفی علم الغیب استقامتی و بالذات مراد ہے۔ نہ نفی علم غیب مطائی چنانچہ مرقات شرح مشکوٰۃ و شرح شفا جلد اول صفحہ ۶۷ میں خود ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ اور عالم کاک و یکتوں آپ کی ذات کیلئے ثابت کرتے ہیں ما اطعم علیہ من الغیب ای الامور الغیبیۃ فی الحال و ما یکون ای سیکون فی الاستقبال الخ حاشیہ مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۳۷ اور ایسا ہی فرشتوں کو حاضر اندک عالم الغیب جانتے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے و ان یمکنکم تحفطین کما کا تبین یدکمون ما تعلون اور فرشتوں کا غیب داں ہونا بھی ظاہر ہے۔ کما مر۔ اور جبکہ خداوند کریم نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر خلیفہ بنانا چاہا۔ تو ملائکہ نے کہا اتجعل فیہا من یتفیسد فیہا و یتفسد فیہا التواماء اسے مالک تو ایسا شخص پیدا کرنا چاہتا ہے جو زمین میں فساد اور غمخیزی کرے گا الخ

اب ملا نوحی صاحب تباہیے۔ یہ غیب ہے یا نہیں۔ اور خداوند کریم نے اس کی نفی فرمائی۔ ہرگز نہیں۔ اور اطلاق لفظ علم غیب غیر خداوند کو ہم کے ہونے کا ثبوت بھی ملاحظہ فرمایا ہے اور اپنے فاضل گنگوہی پور شرف علی صاحب کی روحوں سے لدا لیکر جواب تحریر فرمایا ہے۔ اور سنئے۔ قال اللہ تعالیٰ و علمہ من لدنا علما یعنی وہو علما الغیب بیضاوی۔ ولقوله تعالیٰ و قال انک ان تستطیع معی صبرا عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فی البراہین یکفر لدعا علم الغیب و فصل العلامۃ الشامی لقولہ و حاصلہ ان دعوی علم الغیب فتنہ انقض القرآن و یکفر بہ الا و لاسدہ و لکن مراد انہ لا یسبب بن اللہ تعالیٰ کوئی و الہام و کذا الہندک امارۃ عادیہ بیدل و کذا لے

عہما کان دجل یعلم علم الغیب فقد علم ذلک ولم تعط من علم الغیب بما اعلم رابن جریر پس ان
دلائل سے معلوم ہوا کہ یہی علم غیب عطائی و اضافی و غیر استقلال کا اور دوسرے شخص
اس لفظ کے اطلاق کرنیوالا کافر اور شرک ہرگز نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ العزیز اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں ۵

وَاطْلَعْنِي عَلَى رَيْبِي قَدْ يَجُودُ وَقَدْ نَفَى وَعَاطَانِي سَوَائِي

پس معلوم ہوا کہ خداوند کون علم الغیب اور قادر ہے۔ جسکو چاہے اور جتنا چاہے
دے۔ اس کی فرزندہ کا دخل نہیں اور نہ کسی مسلم کو اس سے انکار ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں
یا لذات عالم الغیب ہوں۔ تو اس کے لمحہ بیدار اور کافر اور فرزند ہونے میں کسی صاحب علم کو انکار
نہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص علم غیب انبیا علیہم السلام و اولیائے عظام کے عطائی کا
شکر ہے۔ وہ بھی کافر اور فرزند ہے۔ اور جہاں کہیں اسے نفی علم غیب کی وارد ہے۔ وہاں
سے نفی علم غیب استقلال و ذاتی کی ہے۔ نہ عطائی و اضافی کی۔

اور اگر معتزلیں کو سمجھ نہیں آتی۔ تو اور حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا دیکھو بھروسہ میں

نظرت الى بلا والله جعلا تحذرك لئلا على الحکم اتصال

اور کبریتا حشر امام شافعی سے صاحب الکلمۃ العلیا صفحہ ۶۸ میں یوں ارقام فرماتے ہیں واما
شیخنا السيد علي الخواص رضي الله تعالى عنه فسمعت يقول لا يكمل الرجل عندنا حتى
يعلم حركات مریدہ فی مقامہ فی الاصلاب وهو نطقه من يوم السنن بحکم الى استقراره
فی محبة اوفى القایا یعنی ہمارے شیخ سید علی خاں رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک
آدمی کامل نہیں ہوتا جب تک اسکو اپنے مرید کی حرکات اس کے آبار کی پیچ میں نہ معلوم ہوں۔ یعنی
جب تک یہ معلوم نہ کرے کہ یہ حرکت سے کس کس کی پیچ میں ٹھہرا۔ اور اس نے کس وقت
حرکت کی۔ اور حرکت میں قرار پکڑ لیا۔ یا دوزخ میں ۶

پس ناظرین! یہ علم حسات سمندر علم نبی علیہ السلام میں سے ایک قطرہ اولیائے عظام کا

اور باقی اسی پر انحصار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم جمیع کائنات عطائی کا بھی اندازہ کر لیں۔ اور
ابا حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ۵

يا صاحب الجمال يا سيّد البشر من وجهك المنير لقد فتق النفس

لا يمكن الغناء كما كان حقه بعد از خدا بزرگ کوئی قصہ مختصر

اور صاحب قصیدہ بروہ کے فاضل اجل نے یوں ارقام فرمایا ہے: ۵

فان من جودك الدنيا وفتوتها ومن علومك علم اللوح والقلم

یہی پس تحقیق بعض جوہر بخشش تیری سے دنیا اور آخرت ہے۔ اور بعض علوم تیرے سے
علم لوح اور قلم ہے ۷

اور کہ حضرت ابن حجر مکی شرحربعین میں کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم

ما لم بعدہ جملہ تفصیلاً لما فتح الله كشف له عما يكون الى ان يدخل اهل الجنة

والدار من الهم۔ اور تفسیر احمدی صفحہ ۲۰۸ میں ہے کہ علم غیب امور غیبہ خاص اللہ تعالیٰ

کو ہے۔ مگر انبیاء و اولیاء کو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے چاہے عطا کرے و لک ان

قول ان علم هذا الخمسة وان كان لا يعلمها احد الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء

من محبة و اولیائہ بقربیۃ قولہ تعالیٰ ان الله علیٰ رخصین بمعنى المتخیر الخ

اور کہ حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل میں عرض علیہ ما ہو کائن فی اتمتہ

حتى تغمر الساعه

اور کہ حضرت خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مہرب میں یہ شخص علمہ بین

یاد یہ ومما لا دوا مہ کما فی حیاتہ الا فرق بین حیاتہ وموتہ لا متہ ومعرفۃ بلوالم

دنیا تم وغیر انھم ونحو اطروم الخ نقل از بیۃ المحررین صفحہ ۸

پس ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ انحصار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جمیع کائنات

کا علم عطا فرمایا۔ اور اسی پر تمام مجتہدین و ائمہ دین و علماء عظام و اولیائے کرام رحمہم اللہ علیہم

کا اتفاق ہے۔ اور کسی مسلمان اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ نہیں کہ آقائے نامدار حبیب کبریا
احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے برابر ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے
جیسا کہ مسطور ہے کتب عقائد میں ان معلومات اللہ تعالیٰ کا تھا نہ ظاہر و غیب الہیوت و
الادب و ما یبد و ما یکتمونہ نظر و متہما الخ اور واعلم ان معلومات اللہ تعالیٰ اکثر من مقدوراته
مع ان کل واحد منها غیر متناہی الخ اور صاحب تفسیر کبیر نے بل آیت احصی کل شیء عددا
کے بانطور فیصلہ کیا ہے۔ و اما نطفة کل شیء فاتها لا تدل علی کونہ غیر فاعلم ان الشئی عندنا
هو الموجودات والموجودات متناہیة فی العدد

پس ان عبارات سے صاف معلوم اور روشن ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے۔ اور آقائے
نامدار حبیب کبریا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جلد اشیا کائنات متناہی ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ
کے علم کے آگے ایک ذرہ سا ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کناے
پر آکر بیٹھی اور اُس نے اپنی چونچ کو سمند میں ڈبو دیا۔ پس حضرت علی علیہ السلام
کو فرمایا کہ علم تمہارا اور میرا اور تمام جانوں کا اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلہ میں اس قدر ہے جس قدر
کہ اس چڑیا نے اپنی چونچ میں لے لیا ہے۔ نقل در سجاری صفحہ ۱۷۶

پس ناظرین! یاد رکھیں کہ اس سے کم و بیش عقیدہ بہ نسبت علم غیب آنحضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام رکھنا ضل و مضل اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہونے کی علامت ہے۔ اللہ
تعالیٰ ہم اہل سنت والجماعت کو اسی عقیدہ پر رکھے اور اسی پر فائز فرمائے آمین ثم آمین والحمد
للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۵

مختصر فہرست عقائد علمائے دیوبند

عقیدہ کفر باللہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم و شوق اور شیطان کے علم سے کم ہے۔ براہین قاطعہ ص ۵۱

مولفہ مولوی خلیل احمد صدقہ مولوی رشید احمد

عقیدہ کفر باللہ شیطان کا علم نقص قطعی سے ثابت ہے۔ اور آنحضور کے علم کی دست کیوں ملے
کوئی نقص قطعی ہے۔ براہین قاطعہ صفحہ ۵۱

عقیدہ کفر باللہ شیطان کے علم سے آپ کی ذات کو زیادہ علم دار سمجھنا شرک ہے اور نقص قطعی کا
انکار کرنا ہے۔ کتاب براہین قاطعہ ص ۵۱ مطبوعہ بلالی

عقیدہ کفر باللہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان اردو دیوبند سے اگر کیجھی (نور ہائے)
براہین قاطعہ صفحہ ۷۷ مطبوعہ بلالی

عقیدہ کفر باللہ آپ کی ذات جیسا علم غیب تو پاگل و حیوانات و بہائم و جنوں و بچوں کو
بھی حاصل تھا۔ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ صرف جو علم نبوت کیلئے ضروری تھے آپ
کو حاصل تھے صفحہ ۷۷ کتاب فقط الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی

عقیدہ کفر باللہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال آنا بیل اور گرہ اور رٹنی کے
خیال سے بھی بڑا اور برا ہے (نور ہائے) صراط مستقیم اسمیل دہلوی مترجم صفحہ ۹۲ و زبان فارسی صفحہ ۹۵
عقیدہ کفر باللہ خدا تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ اور اسکو جائز ہے کہ جھوٹ بول لے۔

کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۳ و فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۴۵

عقیدہ کفر باللہ علم غیب عطا کی یعنی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا نبی علیہ السلام کو ناسا بھی محض
خرافات سے ہے۔ اور ایسا ہی اطلاق کرنا غیب کا غیر خدا پر شرک ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۲

عقیدہ کفر باللہ محمد بن عبد الوہاب نجدی بڑا نیک اور عامل بالحدیث تھا فتویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۹۷
اور کتاب تقریرات لایا نہایت عمدہ اور سچی کتاب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۵۴

عقیدہ کفر باللہ اصحاب کرام کی تکفیر کرنے سے آدمی خارج اہلسنت والجماعت سے

نہیں ہوتا (نور ہائے) فتاویٰ رشیدیہ جلد ۳ صفحہ ۱۲ +

عقیدہ کفر باللہ میلاد شریف ہر حال نا جائز و نام درست ہے چاہے مطابق حدیث صحیحہ کیوں ہو فتاویٰ رشیدیہ

عقیدہ ۱۲۔ کہ وہ توحید کا صد انبیاء سے بعد نبوت بھی صادر ہوتا رہا ہے۔ فتاویٰ شریعہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۔
عقیدہ ۱۳۔ رحمتہ للعالمین صفت خاتم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہر فتاویٰ شریعہ جلد ۲ صفحہ ۱۳
عقیدہ ۱۴۔ کہ شخص جو بتائے کہ سوا علم غیب کسی دور کو ثابت کرے وہ بیشک کافر ہے فتاویٰ شریعہ جلد ۲ صفحہ ۱۴
عقیدہ ۱۵۔ کہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہے جب چاہے دریافت کرے یہ اللہ صاحب کی
ہی شان ہے۔ کتاب تقویت الایمان صفحہ ۲۵

عقیدہ ۱۶۔ کہ آپ کی ذات کو بڑا بھائی کہنا اور انکی بڑے بھائی جیسی تعظیم کرنا اور انکو مٹی میں لےنے
والا کہنا اور چار مصلحتوں کو بڑا سمجھنا یہ سب کچھ ان کے ہاں جائز اور درست ہے اولیاء ہنداری ہے۔
(نعمتہ اللہ) دیکھو کتاب راہین قاطعہ و تقریر الایمان و فتاویٰ شریعہ و سبیل الرشاد فقط

ناظرین یہ نقاید بطور اختصار سچوالہ صحیح علما کے دیوبند معاظین مولوی حسین علی اور اسکے
استادوں کے درج کر دیے گئے۔ تاکہ عوام الناس انکے دامن ترویج سے بچیں۔ اگر کوئی دیوبندی
غلط حوالہ ثابت کر دے۔ تو فی غلطی مبلغ غلہ روپیہ انعام حاصل کرے۔

خادم شریعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نسبت حسین علی کے پیروند کا فیصلہ
(اداکت اب نواری عثمانی صفحہ ۹ بحث کرامات و کاشف مصنفہ بیرونۃ الفضل و قد وہ الاصفیاء پیر
محمد عثمان مدظلہ العالی)

روزے حاجی میاں عبدالحکیم صاحب قوم استراہ ساکن گڑھ نورنگ از جناب مولوی حسین علی صاحب
پرسیدہ کو اولیاء علم غیب میرا خدایانہ۔ جناب مولوی صاحب موصوف در جواب گفتند کہ علم غیب خاصہ
خدا تعالیٰ جل شانہ است کہ چیزیں حق تعالیٰ در دل ولی خود انعام می کند پس میدانند اور بطریق انعام یا کشف۔ پس
میاں حاجی عبدالحکیم صاحب گفت کہ آیا اسپہا سے اولیاء علم غیب میدانند۔ مولوی صاحب مدد و گشت
چرا حاجی میاں عبدالحکیم صاحب بیان کر دند کہ ایک اسپ حضرت قبلہ نزد من بود و سیر و ناز با جاسن میچرید
در دل خیال کردم کہ ہر روز ان اسپ را اگر چہ نہیں دیکشت با جاسن کہ اکثر خوش با خواہد خورد و با جاسن در وقت درو
بہج بہت جی آید۔ بجز و گذشتن این خیال بدل ہا نرفت دیدم کہ سب رقصے ان خوش با گردانیدہ گیا و خوردن شروع کر

پس از گذشتن چندین وقت فہمیدم کہ این اسب سبب خطر و من واقع شدہ۔ پس نزد آپ رفتہ و رہنے او اقامت
و گفتیم کہ میں اہل حضرت است بلا لحاظ سبب۔ فی القصد خوردن خوش با شروع کر دہ۔ پس اس چ حکمت است ؟
جناب مولوی صاحب مدد و گشت کہ اللہ تعالیٰ استوائی اولیاء نے خود است چوں ان خیال در دل گذشت
اللہ جل شانہ اسپ را از خوردن خوش با بند ساخت۔ و چون از ان خیال تا ب گشت باز اللہ تعالیٰ اسپ
را رہا کر دہ۔ و اس ہم معنا تھے خداوندی بود بر تو کہ اس امر را وسیلہ بچشگی اقتقاد تو ساخت۔ پس مولوی حسین علی
صاحب بعد دہن این جواب در میں خیال ہونہ کہ آیا علمیکہ اولیاء را باشد۔ چگونہ میدانند کہ آیا بلصہ چیز
میدانند یا اکثر بعد توجہ و خیال یا چگونہ میدانند۔ در میں خیال ہونہ کہ از انجا برخاستہ و تسبیح خانہ غریب
رفتند۔ و در آنجا حضرت قبلہ یعنی خواجه عثمان صاحب کہ پیر و مرشد مولوی حسین علی بود سجادہ نشین
سوی زنی شریف (قلبی و روحی مذاک) ہا مزان افتاد ان زبان پشت و در کے لکرام میگردد۔ پس مولوی صاحب
مدد و گشت در پس پشت اس مردمان نشینند۔ حضرت قبلہ مجبور و شستن مولوی صاحب توجہ با و دشان شدہ
در زبان فارسی فرمود کہ مولوی صاحب اولیاء اللہ ہمہ میدانند و لکن ما سور با ظہار نیستند۔ پس فقط ہیں
لفظ گفتہ باز بہتور سابق کلامے با فقہان خروا کردند ۱۲ مجموعہ فوائد عثمانی یعنی معنونات حضرت
خواجه عثمان صاحب سجادہ نشین موسیٰ زنی شریف مس عینہ مطبوعہ ہادی پبلی مرۃ ۱۲۶۲ در بحث کرامات و کاشف

اعلان

اگر سب کے سب وہابی نجدی دوسری گنگوہی۔ جنگلی و کوہی جہلمی وغیرہ لکھے ہو کہ میدان سناخو
میں نہیں۔ اور ایک قطعی الدلالت آیت یا کوئی متواتر حدیث ایسی پیش کویں جس سے صریح
ثابت ہو کہ بعد از رسول تمام جمیع بھی فلاں فلاں لکھنا انت سے کشف علیہ الصلوٰۃ والسلام
پر پوشیدہ رہا۔ تو ہم مولد مسلمان و دیوبند کے علم کی داد دینگے۔ سونہ دکھانے پر جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمام
وہابی بھی بھی نہ دکھا سکیں گے۔ تا سب ہوتا ضروری اور لادبی امر ہوگا۔ مگر یاد رہے کہ سچ کے مقابلہ پر ہر وقت
کبھی قور و نہیں پاتا۔

نوٹ۔ منکرین و مفلسین کو یاد رہے۔ کہ اگر سالہ لہذا کی ترویج پر بوجہ حسد و عداوت بے ہمتانی
تعمد تھا نہیں۔ تو مہربانی سے رسالہ لہذا کی مہارت کو ساتھ رکھیں۔ اور کہیں نہ کار بار کہ سقم نہ ہو
پھر دیکھیں کہ خادم شریعت کی طرف سے جواب البواب کس طرح کی جی لکھا ہے۔

خادم شریعت

قصیدہ نورانی در حق مولینا مولوی محمد نظام الدین صاحب فیضہم
از قلم محمد جلال الدین بختی سینٹر ڈریگ ماسٹر فی جلسہ داغ بمیرہ

نظام الدین مولانا محمدی پہلواں آئے	بیائے چار یاروں کے بہادر شاہ خواں آئے
خدا کی صفت کا بنے تاج انکے سر مبارک پر	محمدی چمکتے تھے شمس نور جہاں آئے
مٹی کا عشق اور صدیق کا ہر نیرہ ہاتھوں میں	شہنشاہ عمری کا لئے تیر و کمان آئے
خزانہ علم عثمانی بھر اسینہ ستور سے	پیکر شمشیر حضرت شاہ علی کی میں یہاں آئے
عدوت دشمنوں کی انکے پاؤں کے تلے آئی	مٹی پا پادشاه سے گھسکر دم کھڑک جہاں آئے
سچا راجھوت پھرتا جگتا ہے سہ چھپانے کو	سچا لو د دوستو محمد کو جواں حق کے وہاں آئے
کے تشریف لے یہ صاحب انصاف رحمانی	دل و جاں میں تفریق نہ چھوٹا جہاں آئے
نجر رہو ار کی لیکر مبارک آئی بھیڑ میں	خوشی سے بول اٹھا انصاف میں حضرت کہاں آئے
مبارکبادیاں ہر طرف سے آنے لگیں آبا	مبارک ہو مسلمانو یہ ہیں نحر الزمان آئے
دعا رسب عاجزی سے کیجئے اپنے خالق سے	فتح و سہم تیسرے دربار پر پہنچاں آئے
دکھا راہ انکو سیدھی جو پھر میں بھولے پیری لہ	مدد کر اگلی جویاروں کے کرنے شاں جہاں آئے
جلال الدین عاجز کی دعا منظور کر بار بار	تیری اسیر رحمت پر بھی ہم مسلمان آئے

فروخت کیلئے کتابیں از دفتر خادم شریعت محمد نظام الدین از خلفائے حضرت
سلطان علیہ الرحمۃ شہر وزیر آباد دہوا نہ موجیدین

سلطان الفقہ گیارہ جلد مکمل	۱	ظلال انعام فی عدم حواذ فتحہ خلف الامام	۲
حقیقت مذہب نبیہ بحواب	۲	کلید التوحید کی شرح اردو مع اصل فارسی	۲
حقیقت مذہب فقہیہ چار حصہ	۳	کتاب گنج الاسرار	۳
فہرست بیانی بر فائدہ شنائی	۲	اصلاح الطالبین مع شرح قصیدہ غوثیہ	۲
نہ پڑوانی بر تلمذ قادری	۲	سیف النعمان علی اہل الطہیان	۲
کشف المغیبات لنبی علیہ الصلوٰۃ والسلام	۳	کتاب عین الفقر مکمل بہ دو جلد	۳

اعلان: مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب مرحوم بابریچ ۳۰ رگت ۱۳۳۵ قمری بروز جمعہ ۱۳ مئی ۱۳۵۳ء کو انتقال پائی ہیں۔ انکی وفات کے بعد ان کے کتب خانہ کے کتب و خطوط کو بیع کر دیا گیا ہے۔ اور کتب خانہ کے کتب و خطوط کو بیع کر دیا گیا ہے۔

یا اللہ محمد عن دینہ ینموت فہو یا محمد
کتاب لا جواب مستطاب

ما قلم حکم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں
کہ علمائے دیوبند کے چھ نماز درست
ہے یا نہیں۔
الکتاب محمد شیعہ از نور الیوم علیہ السلام
اجواب: دیوبند کے علمائے دیوبند کے چھ نماز
صحیح و درست ہے۔

عقائد علمائے دیوبند

رسالہ ہدایں بعض علمائے دیوبند کے مختصر طور پر عقائد مذہبیہ و ارسالیہ امام حضرت سیدنا مولانا
زبدۃ العلما والفضلار حاجی الحرمین الشریفین منبع الیوم و ہلال احسان حضرت پیر رشتہ نصیریہ
جماعت علیہ السلام صاحب علی پوری دمرکزی انجمن احناف لاہور و رنج کے لئے لکھے ہیں
تمام مسلمانوں کو اس کا مطالعہ کرنا ضروری و لازمی ہے۔

بر مکتب فکر کی نئی و پرانی نایاب کتابیں بارعایت حسریہ فرمادیں
مکتبہ الاشانیہ نژاد وارل سرگودھا روڈ گجرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ هَذَا الْبَعْدُ: اَجَلْ خَادِمِ شَرِيعَتِ كِي نَظَرِ سَے بَیْکِ رِسالَہِ مَہِیْنِہِ گِزرا جِس مِیں
مُولَوِی خَلِیل احمد صَاحِبِ اِپنی اور عِلماے دِیوبند کی تَحْرِیراتِ مُتَشَابِہِ کَلِماتِ کُفریاتِ سَے تَہِیْتِ ظاہر کَرنے
پَر بہت کُچھ مَفرِ سَانی کِی۔ اور عِلماے کِرامِ بریلوی شَرِیعِ کِی سَبِیْتِ دَہِ وہا لَفاظِ کَہے ہِیں جِس سَے
مُؤمِنِینِ کَے دِل کَا مَپ اُٹھتے ہِیں۔ اور یہ بھی لَکھ دِیا۔ کَہ جو کُچھ مَبتَدِعیِنِ نَے ہمارے ذمَہ لَگایا ہِے مَحض
اِفتِراءِ ہِے۔ اِسلئے خَادِمِ شَرِیعَتِ کَے دِل مِیں بِخِیالِ گِزرا کَہ سَچ ہِے اَللّٰہُ جُورِ نَوالِ کُو دَاٹے۔ اور خُود
تَحْرِیرِ کَرتے ہِیں۔ اور اَدھر صَاف اَللّٰہُ مَور ہا ہِے سَجّانِ اَللّٰہِ کِیا عَجَبِ نَظارہ ہِے۔
دِل کُو رُوں یا جُکَر کَا عَظَمِ کَروں۔ اِیکِ مِیں مَہِل اَب کُس کُس کَا تَہِ کَروں
اِی اِشامِ مِیں حَضرتِ مَبتَدِی و مَولائی تَییدِ اُظہارِ حَاجِی اَلْحَمِینِ الشَّرِیفِینِ فَاضِلِ رَاجِلِ جَاعَتِ عَلیشاہ
صَاحِبِ مَظہَرِ تَعَالٰی سَے مَلاقَاتِ مَیوئی۔ اِتَحْصِیرِ مَے اِشادِ فَرایا۔ کَہ آپ مَضرُورِ مَحْضُورِ طَورِ پَر اِیکِ رِسالَہِ عَقایدِ
دِیوبندِیہ مَعَ صَفْحِ و حَالِ کُتُبِ دِیوبندِیہ سَے تَحْرِیرِ کَرنے کَے شالِغِ کَریں۔ نَما عِوامِ اِناسِ کُو اُن کَے مَکُروں و فِریبِ
و جَلَسازی کَا پَنہ مَہِل جائے۔ لَہذا خَادِمِ شَرِیعَتِ نَے یہ حَیدِ عَقایدِ دِیوبندِیہ حَسَبِ اَلْاِمَامِ حَضرتِ مَدوحِ
شَیخِ کَرمِ دِیوبندِیہ اِکُسی صَاحِبِ کُوشِکِ ہو۔ تُو خُود ہا ہا اِکُرنے حَالِ دَادَہ کُو مَلاحظہ کَرنے۔ ہا اُن
عَقایدِ پَر اِگر مَناظَرہ کَرنَا ہو۔ تُو بھی خَادِمِ شَرِیعَتِ مَاضِر ہِے۔ وَ مَاتُورِ فِیقِی اَللّٰہُ اَعِیْزُ اَلْخَلِیْقِ

فہرست مختصر عقائد علمائے دیوبندیہ

عقیدہ نمبر ۱۔ علمائے دیوبند۔ خدا دیکریم جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ اگر یہ عقیدہ نہ ہو
تو خدا کا عجز ثابت ہوگا۔ دیکھو کتاب ہرمن فاطمہ صفحہ ۲۔ و فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۴۵۔ مطبوعہ
ہندوستان پرنٹنگ ورکس (دہلی) اور اصل عبارت یہ فتویٰ دیوبند المجلد ۱۱ ستم کے الفاظ اور وقتاً
سے جناب و احقر لازم و واجب ہے جو شخص یا شیخ عبد القادر جیلانی ثنی اللہ کہے فقہاء ہم اشد سے اسکو توبہ

و استغفار اور توبہ نکاح کا حکم فرمایا ہے۔ اور تکفیر میں احتیاط قرآنی ہے خط از بندہ رشید مولوی عقیل
بہ از سلام مسنون آنکہ آپ نے مسئلہ امکان کذب کو استفسار فرمایا ہے۔ دیکھو امکان کذب ہاں معنی
کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس کے خلاف پروردہ قادر ہے مگر با اختیار خود اس کو نہ کرے بیکہ عقیقہ بندہ کا
ہے۔ اور اس عقیدہ کا قرآن شریف اور احادیث صحاح شہاد ہیں۔ اور علمائے اہل بیت کا بھی یہی عقیدہ ہے۔
مثلاً فرعون سے اذخاں نار ہے مگر اذخاں جنت فرعون پر بھی قادر ہے اور دشمن اس کے خلاف ہیں۔
عقیدہ ۲۔ مسلمانوں کا مقام غریب ہے آج قریباً عرصہ ماٹھ ہے جو وہ مہال کا گذر رہا ہے
کہ اس اسلام آقا نے نازل کیا اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بڑے بڑے اہل دل غوث و قطب و ابدال چلے آئے
ہیں کیا کبھی کسی نے یہ عقیدہ ملحوظ نہ کیا کہ کذب یا بیخالی کے فعل اخبارات ہے۔ اظہار کیا یا کسی کتاب
میں لکھا ہے۔ ہرگز نہیں چونکہ جب ذات باری لای الہی واجب تعظیم اور اس کے صفات بھی قدیم تو وہاں ممکن
کذب کا اطلاق کی کہاں رہا۔ سبحان تہذیب رب العزت و عزا یہ صفوں و لفظوں تَعَالٰی و مَن اَصْدَقُ مِمَّنْ
اَللّٰہُ حَدِیثُ اَللّٰہِ و لِقَوْلِہِ تَعَالٰی و مَن اَصْدَقُ مِمَّنْ اَللّٰہُ قَیْدُہِ ہاں اُن دلائلِ قاطعہ سے ثابت
ہوا کہ اللہ تعالیٰ جیسا کوئی کلام میں سچا نہیں۔ اور خدا تعالیٰ ہر عیب سے پاک اور منزہ ہے لہذا کتاب
تَوْحِیدِ عَقَائِدِ مَعْرِفَہِ ۳۳ میں با مَیلِطُورِ مَسطُورِ ہے۔ کَہ اَللّٰہُ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ ہِے تَحُوتِ فِدرتِ ہونا
کذب باری تعالیٰ کا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ عقل و نقل کے خلاف ہے اس آیت شریف میں جو
شے مذکور ہے۔ وہ منقذ ہے۔ اور منقذ شے بوجہ ممکن اور عاوت ہونے کے صفت باری تعالیٰ کس طرح
ہو سکتی ہے پس جو کذب تَحُوتِ فِدرتِ ہے۔ وہ بوجہ منقذ و ریت صالح انصاف جناب باری تعالیٰ ہرگز نہیں
نہ بطریق امکان۔ اور نہ بطریق وقوع کذب کاذب کا وقوع میں آتا تو سب کے لئے عجب ہے لیکن اس کیلئے
بطریق امکان اس عجب سے متعجب ہونا بھی عیب ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے نشان میں لفظ اَصْدَقُ کو جو
کہ افعال التفصیل ہے۔ استعمال فرمایا ہے۔ کَمَا قَالَ و مَن اَصْدَقُ مِمَّنْ اَللّٰہُ قَیْدُہِ یعنی اللہ تعالیٰ نے
سے زیادہ سچا کون ہے از روئے قول کے تاکہ اولو العلم جان لیں کہ اس کے کلام میں کذب کا دخل بطریق
امکان بھی نہیں تشریح فقہ اکبر میں ہو کہ ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ (۱۳۱) اولیا۔ اللہ سے بد مرنے کے بھی فیض
ہونا ہے۔ اور برکات و انکبی خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری رہتی ہیں۔ لیکن انکو تصرفات کی قوت نہیں رہتی
لہذا جو شخص انکو عالم ہر ذرخ میں متصرف مانے اور یہ عقیدہ رکھے۔ وہ فاسق فاجر اور حجت ٹھوکار ہے۔ فقط۔
واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ مسعود احمد عفا اللہ عنہ۔ دارالعلوم دیوبند۔ ۱۲ شوال الحکم ۱۳۴۹ھ (۱۹۳۰ء)
ناظرین! کیا ان کا یہ کہنا کہ خدا دیکریم جھوٹ بول سکتا ہے۔ مگر جو بولے گا نہیں کیا یہ اسکی شان کے

۴
لے یہ چند سطریں بھی مولوی محمد امجد علی صاحب فاضل مفتی کی بھنی ہیں جو کہ آجکل دریا آباد مسجد جامع میں رونق افروز ہیں۔

پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول نذیر صحیح ہو تو دریافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیبیہ یا کل غیبیہ۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو و لکھہ ہر صبی و مجنون۔ بلکہ جمیع جو انات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ اور معجزہ پر نتیجہ یہ نکالا ہے کہ جو محدثوں کے لئے ضروریہ و لازمی ہوتے ہیں۔ وہ تمام حاصل تھے۔ لہذا زید کو اس عقیدہ سے متنبہ کرنی چاہیئے۔ اور زید کا کہنا بالکل خلاف شرع ہے۔ اور اس کے قول کو کوئی قبول نہ کرے البتہ ملوفاً ناظرین مسلمان بھائیو! مفتی جی کا جواب سند سبحان اللہ۔ سوال اللہ آسمان جواب از ریسان۔ آپ فرمانے ہیں کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل؟ اس مفہوم مردود کے ہر دو شق لا علی المتضیین تو مقتضی جواب نہیں ہو سکتے۔ ہاں البتہ بعد از تعین جواب ہر دو حق حاضر ہے تاکہ رفع مفہوم مردود ہو جائے۔

(۱) اولیٰ شق کہ مراد بعض ہی ہے مگر بعض سے مراد بعض ناجو مفاد مگر وہ منونہ ہوتا ہے۔ وہ تو ہے نہیں تاکہ تحقیق اس کا یہ محقق فرد نا ہو جائے۔ اور ماوہ نفق علم زید یا عمرو سے متوجہ کیا جائے بلکہ بعض سے مراد وہ بعض جس کو نسبت بعضیتہ قاصیہ بالنسبۃ الی الکلی الخاص حاصل ہو۔ اور کل خاص تو عبارت ہے۔ معلومات ہماری جل جلالہ جو لا تعداد ولا تحصى ہیں۔ اور جنہ کے معلومات بھی لا تعد ولا تحصى ہیں یعنی ہر دو غیر متناہی ہیں۔ الا احد الغیر المتناہی ہر دو ہے۔ غیر متناہی ثانی کا۔ اور باہیں عدم پھر احتیاج کو ازید کیا جائے گا۔ بالنسبۃ ثانی کے جس طرح معلومات واجب بھی غیر متناہی ہیں۔ اور مقدمات بھی غیر متناہی۔ مگر معلومات غیر متناہی ناید ہیں۔ بالنسبۃ مقدمات غیر متناہی کے عدم شمول القدرۃ للممالات کہ ترکیب الباری۔

(۶) اور اگر کل معلومات لئے جاویں۔ تو یہ کل وہ ہے جو کل کائنات یعنی جو عالم الکون میں آگیا ہو۔ وہ مراد ہے جس طرح کہ نفس قطعیہ اس پر علی خوالد اللہ الفطوحینہ دال ہیں۔ اور اس سے مساوات معلومات حضور صلعم اور معلومات واجب قبل مجہد میں بھی لازم نہیں آتی جو معدومات عالم الکون میں نہیں آئے۔ ان پر بھی علم جل مجہد کا محیط ہے۔ مگر معدومات مخصنہ جن کا وجود فی احوال رمنہ التلثہ بھی نہ ہو۔ ان پر علم حضور صلعم علیہ وسلم کا محیط نہیں۔ مگر واجب قبل مجہد کے معلومات میں سے ہیں۔ اور اسی طرح تفصیل احوال قیامت وغیرہ۔

معبان اسلام باور رکھیں کہ یہ جواب تو حقائق و عالمانہ ہے جس کے جواب دیئے اور سمجھنے کے لئے کسی طرح کی ان دیوبندوں کو رکاوٹیں پیش آئیں گے لیکن عام فہم بات اتنی ناظرین سے مہیا نہ

کی جاتی ہے کہ فتوے دیوبند یہ ہے آقا نے انداز احمد کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم
مغیبات عطائی امانی غیر استغالی جمیع کائنات جو کہ باعلام اللہ تعالیٰ ہے اس سے صاف
انکار ثابت ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ کیا اس تشبیہ و تمثیل سے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم
اولین و آخرین کو باطلوں اور چارپوں اور درندوں اور پندوں کے ساتھ دی گئی ہے اس لئے نہیں
اور ایذا ذات مقدس کو پہنچی ہوگی یا نہیں۔ اور اس آیت کریمہ کے مصداق ہوئے یا نہ۔ الفاظ سے
جواب دیں۔ قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ يُوْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَکَعْبُۡمٌ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَآٰلِآٰتِہٖ
وَآَعَدَ لَکُمۡ عَذَابًا مُّهِیۡنًا اور مفتی حمی صاحب کا علم کلی و جزئی سے انکار کرنا بھی نہایت غضب
پر غضب ہے۔ دیکھو شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات شیخ الشیخ محمد ت و دہلوی قدس سرہ صفحہ ۲۹
تحت حدیث غولت کما فی السّمٰوٰتِ وَآَلِآٰتِہٖ کے ہے۔ ارقام فرماتے ہیں۔ پس دانستم ہرچہ
در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا و در عبادت است از حصول تامہ علوم کلی جزوی و احاطہ آں۔ انتہی اور
حدث ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ مصر میں نیز باب
طور لکھا ہے۔ اِنَّ عَلِمًا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عَلِمَ بِالْاَنْکِبٰتِ وَالتَّجْرِیٰتِ مِنَ الْاَنْکِبٰتِ
وَعَبْرَہَا۔ اور کتاب ماہرب اللہ فیہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ میں حضرت علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ
حدیث تحریر فرماتے ہیں۔ یَحْنُ اَبْنُ حُمْرٍ قَالَ قَالَ اَسْأَلُ اللّٰهَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدِ مَنَّ
فِی الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہَا وَاِلٰی مَا حُوْکَا لَیْسَ فِیْہَا اِلَّا یَوْمَ النِّصَابِ مَا نَا اَنْظُرُ اِلٰی نَفْسِیْ هٰذَا جِوْجُ
نَظِیْرِیْ (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کہ قیامت تک نبیوا ہے سب کچھ دیکھ رہا
ہوں۔ جیسا کہ ہاتھ کی پتیلی۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۸ پر محدث مدوح شارح بخاری تحریر فرماتے
ہیں کہ آپ کی ذات مقدس کو جیاتی جینے کی ہے اَلَا اَفَرَقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیٰتِہٖ فِی مَشَآئِئِہٖ
لَا مُمِیۡتَہٗ وَمَعْرِفَہٗ بِاَحْوَالِہُمۡ وَنَبَاتِہُمۡ وَعَرَفَہُمۡ وَحَوَاطِرِہُمۡ وَذٰلِکَ عِنْدَ حَلٰی
لَاخْفَا۔ یہ یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جیاتی ماتی میں کچھ فرق نہیں۔ وہ اپنی امت کے لوگوں
کے حالات و خطرات سے پورے پورے باہر ہیں۔ آپ پر کچھ پوشیدہ نہیں۔ سب کچھ آپ پر پیش
ہے۔ اور علاوہ انہیں عینی شرح بخاری جلد ۸ صفحہ ۶۷ قسطلانی مطبوعہ مصر جلد ۶ صفحہ ۱۸۵۔ اور
مطبوعہ نوکشتر جلد ۶ صفحہ ۱۵۷ سطر ۱۸ میں اس الفاظ ایک تفسیر منقول ہے۔

کہ ایک اصحابی اسناد ابن قاری رضی اللہ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے ماسنے ہو کر پڑھا۔ اور آپ نے سکھر تبسم فرمایا۔ اور دعا دی۔ اور تعبیدہ طبعیہ کا ایک شعریہ ہے

شعر فَاتَّخَذَ اللَّهُ كَارِبَ خَيْرُهُ وَأَتَتْكَ مَا مَوْجٌ عَلَى كُلِّ غَائِبٍ

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں اور نیز یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ آپ کی ذات مقدس پر غیب پر مامون ہے (فائیدہ) اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی ذات کو علم کل کائنات کا تقارنہ بعض اور غیب کا اطلاق بھی ثابت ہوا اور علاوہ اس کے فائدہ بلند متواتر تک پہنچ کر روشن کی طرح ظاہر رہا ہے کہ آپ کی ذات نے زمین پر ہاتھ مبارک رکھ رکھ کر فرمایا کہ ظالم شخص کے ہلاک ہونے کی یہ یہ جگہ ہے چنانچہ جس مقام پر آپ نے دست مبارک سے نشان فرمایا اسی جگہ پر وہ ہلاک ہوئے اور دفعہ کئے گئے اس جگہ سے ایک درہ بھر بھی ادھر ادھر تراز نہ ہوا

هَذَا مَقْصِدُ قُلَانِ وَنُصَحُ يَدِكَ عَلَى الْكَرْمِ هُصْنًا وَهَؤُلَاءِ قَالُوا مَا تَأْتِيهِمْ عَنْهُ مِنْ مَوْجٍ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاهٍ مُسَلَّمَةٍ وَهَشْكُوهُ بِأَبِ الْمَجِزَاتِ فَصَلِّ بِسْمِ ابْنِ مَفْقِي صَاحِبِ بَنَائِيں کہ غنیمت کی مذکورہ بالا احادیث اور اقوال کی رو سے آپ کی ذات مقدس کو علم جمع کائنات و ہر ذرہ ذرہ کا ثبوت ہوا یا نہیں کیا ان کے فیصلہ کو بھی تم مردود سمجھتے ہو اور ان کو بھی نعوذ باللہ مبتدع اور ملحد سمجھو گے یا خود تابع ہو گے اور سنیے ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ برہنہ جانور اگر آسمان میں اپنے پر کوں کو ہلاتا ہے تو اس کا بھی مجھے علم ہے دیکھو کتاب مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ اور حدیث بخاری و مسلم میں آتا ہے کہ آپ کی ذات مقدس فرماتے ہیں وَاللَّهِ لَا تَنْظُرُ إِلَى خُفْيِ الْأَمَانِ الْحَدِيثِ بِعَنِ خَدَاكِ قَمِيمٍ فِيهِمْ حُضْرٌ كَوَابٍ دِكْمَةٍ رَهَا هُيْ فَقَطْ اور اگر کوئی دیوبندی آپ کے علم غیب کے بارے میں اختلاف نفی اثبات پر حدیث پیش کرے تو اس کا جواب یہ ہے رَدُّ اقْدَاضِ التَّفَقُّهِ وَكَهْ ثَبَاتِ فَلَا ثَبَاتِ أَوَّلِي بِنِي قَاعِدِ اصل کا ہے کہ جب نفی اثبات متعارض ہو جائیں تو احادیث اثبات کو لیا الارب و اولی ہوتا ہے اور اب مفسر جی صاحب ذرا ان آیات قیام کو بھی ملاحظہ فرمائیں جن سے آنحضرت کی ذات مقدس کا علم ظاہر و باطنی ہونا ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ وَ عَلَّمْتُمُوهَا مَا كَتَبَ عَلَيْهِمْ فَلَا تَطْهَرُ عَنْ غَيْبِهَا إِلَّا أَنْ يُنْفَخِ مِنْ رَبِّكَ سُورَةُ مَرْيَمَ وَ لَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ مِنْ لَيْسَ لَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ دَلِيلٌ إِلَّا اللَّهُ يَخْتَلِي مِنْ رَسُولِهِمْ كَيْتًا وَ لَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِخَبِيرٍ سُرَّةُ تَكْوِيْنِ تَعَالَى وَ عَلَّمْتُمْ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُونَ وَ كَانَتْ تَفَعَّلُ

اللَّهُ عَلَيْكَ عَظِيمًا

اور آیات قیام کے تحت میں تفسیر فائز اور روح البیان و مدارک و جبل و بسیط و کبیر و جلالین و حسینی وغیرہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام علوم ظاہری و باطنی و ماکان و مایکون عطا فرما دیئے اور آپ کے علم کے مقابلہ میں تمام ملائکہ و اہلبیار علیہم السلام و اولیائے عظام کا علم صرف ایک قطرہ کے مانند ہے اور آپ کی ذات مقدس کا علم اللہ جل جلالہ کی ذات کے سامنے ایسا ہی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا علم بے انتہا اور آپ کی ذات مقدس کا علم محدود اور اللہ تعالیٰ کا علم جمیع اشیا و مستحیل لذتہا اور ممکنات محدودہ پر مادی اور معنویہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایسا علم نہیں فقط والعلم عند اللہ بقلم خود خادم شریعت محمد نظام الدین غنی عنہ

عقیدہ علمائے دیوبند نمبر ۲

خدا تعالیٰ کو علم قدیم نہیں یعنی کبھی جاہل بھی رہتا ہے نعوذ باللہ من ذلک اصل عبارت یہ ہے غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجے یہ اللہ جل جلالہ کی شان ہے اور نقل از تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ سطر ۲۱ مطبوعہ افتخار دہلی تحت آیت مفتاح الغیب ناظرین انصاف سے فرمادیں کہ اس عبارت سے خدا عقیدہ اہلسنت تعالیٰ کا علم قدیم لازم اور ضروری نہ جاتا اور اس کا کسی وقت جاہل ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں کیا یہ الفاظ کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے جب چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہے اب تک دریافت نہیں ہوا ہاں اس کے اختیار میں ضرور ہے مسلمان غور کرو اور دیکھو تمام کتب فقہ معتبرہ و مطبوعہ کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف ان الفاظ میں کرتی کہ جس سے اس کی شان میں نقص اور عجز اور جہل ثابت ہوتا ہو اور اس کی شان کے لائق نہ ہو تو اس میں صریح کفر یا بدعت ہوتا ہے چنانچہ جامع الفوائد بحر و قاطع عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ سطر ۲۳ مطبوعہ نوگلشور میں مطبوعہ ہے بیکفرانک و قد قیل تَعَالَى بِمَا لَا يَلِيْسُ بِهِ أَوْ تَسْبِيْحًا إِلَى الْبَحْلِ أَوْ الْعَجْنِ أَوْ النَّقْفِ الْخَرِيعِي خَدَا وَ ذَكَرَ كَرِيمٌ كِيْ جَوْشَنُ اِیْسَى شَانِ بِلَانِ كَرَمِ جَوَاسِ كَلَا یَنْقُ نَهْ یَا اِسْ جَهْلُ یَا عَجْزُ ثَابِتُ ہوتا ہو یا اس کو کسی ناقص بات

[illegible]

کی طرف نسبت کرے۔ وہ کافر ہے۔ یعنی کھراس پر مایہ پڑ جاتا ہے۔ تو وہ مستحق تعالیٰ بہکام کیلئے
یہ بعض۔ اور فقہانی مالگیری صفحہ ۴۱۰ میں نیز ایضاً ملاحظہ ہے۔ تو کاف علم خدا فی تہذیب است یفر
کذا فی التائمانہ خانیہ فقط۔

عقیدہ علمائے دیوبند مذہب ۲

شیطان لعین و دکالت الموت کا علم تو نفس فطری سے ثابت ہے۔ کہیں ہی علمہ المصلوۃ والست للم کے علم کے لئے کوئی نفس فطری ہے۔ نفس ارتکاب برائین کا علم صفحہ ۱۷ طبعیہ ہالی پریس۔ از تصنیف مولوی فیصل احمد معد قہر شید احمد گلوچری باصل عبارت یہ ہے۔ شیطان و دکالت الموت کو یہ وحدت علم کی نفس سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وحدت علم کی کوئی نفس فطری ہے۔ کہ جس سے تمام انصوحی کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ من عینہ۔ ۱۷

عقیدہ اہل سنت، اس قول سے پہلے چک رہا ہے چونکہ اکثر غیر زنجیر و کبانہ مسلمانوں نے مسلمانوں کو کفر سے
مخام ہے کہ یہ شخص کس قدر گستاخانہ برائی دہریہ سے بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان حال کی
ذہن کرتا اور ملک الموت اور شیطان کے حکم حضور مرد عالم کے علم پر ترجیح دیتا ہوا لکھتا ہے کہ
بنی علیہ السلام کے حکم کی وقعت پر کوئی شخص قطعاً شائبہ ہے نہ زیادہ من ذاک کہ اس کو چشم
سیاہ باطن کو ابھی تک آنکھوں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علمی وصفت پر نظر پڑی سچ ہے
م جو ہیں اندھے دل کے ان کو کون بینا کر سکے ناظرین! یہ افسانہ دیکھ کر دل کا نہ اٹھتا ہے
روا آتا ہے تاویلات کا دزدانہ وجود آرازی کے کھلا ہوا ہے حالانکہ ایسے کلیات آقا نے اہل
حدیث پر چھپے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں کسی سالانہ جس کے دل میں لڑائی بھر بھی پاک
ہے نہ گھٹے ہوئے اور نہ ہی کسی صحابی سے لے کر ملائے صفت ملک آپ کی شان
میں تحریر کی ہیں اور حرکت افروز ہے کہ مولوی پر شہید بھی اسی کتاب کی تفسیر کرتا ہوا
کہ کتاب متطلب کا لفظ لکھتا ہے اور حکم خدا کی منی پر کوئی منکر نہ تھا۔ منحصراً کی بھی پروا
نہیں کرتا ہے اور اس قصہ اور آپ کے حکم کی وقعت پر کوئی شخص قطعاً کلمہ کہنے پر غور نہیں کرتا
ہے اور پھر رسول شیخ الشیخ اور بزرگ ہونے کا کیا جانا ہے خدا حکم کرے کیا کہنا ہے۔
اب ناظرین پہلے سے بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصفت علم غور سے ملاحظہ کریں اور کہیں
قال اللہ تعالیٰ وعلیکم ما لکم من تحکمر وکان یفعل اللہ علیہ لکھ عظاماً ملا وحی
ان عبدہ و ما ارضیٰ لکھ و لکھ لکھ علی اللہ لکھ و لکھ اللہ تعالیٰ و لکھ اللہ تعالیٰ و لکھ

برآمدن اسلام کو واضح ہے کہ کچھ اسلام میں جو چیز آزادی و کم علمی و نا فہمی کے لیے ایک فرقے
 ڈاکڑ بن کر چلائے گئے ہیں اور اپنا اپنا اوسیدھا کرنے کیلئے گھر بیٹھے ہی پاشی میں حقانیت مذہب کا
 گیت گاتے ہیں اور اپنی فاضلیت و مولویت کے غوی میں پچو ماہیکرے نیست کا پابھ بچار ہے
 ہیں اور سب سے مسلمان بھائیوں کو ہر رنگ اور ڈھنگ سے اپنے و ام تر و بر میں لاکر انکو مذہب پی
 حریف سے گمراہ کر رہے ہیں ناظرین تمام مذہب اسلامی کو نظر انداز کر کے صرف فرقہ دیوبند پر کو ہی ملاحظہ
 فرمائیے کہ باقی کے دانت کھانے اور دکھانے کے اور معاملہ برعکس حقیقت میں یہ لوگ مذہب حقی
 سے مدد پا کوسوں دور پڑے ہیں جنکے عقائد کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ملاحظہ فرمادیں۔

خادم شریعت ان عبارتوں پر ملاحظہ کرنے اور یہ عبارتیں دیکھنے کیلئے ہر وقت تیار ہے
 مسئلہ نمبر اول علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول مذہب صحیح ہو تو دریافت للیب یہ امر ہے کہ مرادوں
 سے بعض علم ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس تصور کی کیا تفسیر ہے کیا علم تو زید و عمر و
 بلکہ کسی دھوکوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے و نقل حفظ الایمان معاذ اللہ معاذ اللہ
 منہ اور کیا اس عبارت غیبیہ بخود سے کھلی گالی بنی علی الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنا غیبت ہونا ہی یا نہیں اور
 اگر علم ہر پاگل و چوپائے جیسا ہوتا ہے یا نہیں اور انہیں تو میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ثابت ہوتی
 ہی انہیں کیا یہی مذہب امام المسلمین امام اعظم علیہ الرحمۃ کا جو مسئلہ شیطان و ملک الموت کو یہیت
 نص سے ثابت ہوتی مگر عالم کی وسعت علم کی کوئی انتہی قطعی ہے جس سے تمام نعموں کو روک لیا کر ثابت کرنا ہے
 و نقل ہر این قاطعہ استغفر اللہ کیا اس عبارت غیبیہ سے نشان اقدس معلوم چلے برآیا نہ رلا کہ شیطان لعین کا علم
 حضور کی ذات سے زیادہ ثابت ہوا یا نہیں کیا اس سے گستاخی شان محمد صلعم پائی جاتی ہے یا نہ کیا یہ
 ہی اصلی حقیقت ہے کیا یہی مذہب امام صاحب کا ہے۔ ثبوت دیں مسئلہ فی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال لانا۔ بیل اور گدھے سے بدتر ہے و نقل از صراط المستقیم
 لاجل دلائل اللہ علی العظیم۔

مسئلہ خدا تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ نفوذ باللہ بر زمین قاطعہ و قنا دے
 رشیدیہ کیا تمہارے دل یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ ہمارا خدا تعالیٰ جھوٹ بولے یا بولتا تو ہمیں
 لیکن جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ یا اس میں یہ جھوٹ کی صفت بری بھی ہے کیا یہ مذہب امام صاحب
 کا ہے۔ جواب دیں۔

خادم شریعت خاکستری خٹہ الدین ثانی حال دار و ذریعہ اندرون و دروازہ موبہدین

مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتب کے علاوہ فہرست

تین سو تالیفات

سکھان الفقہ المعروف فتاویٰ نظامیہ	اصلاح الطالبین	شہید ابن شہید و جید
حقیقت مذہبیت چار جلد	علماء دیوبند کا تفسیری انصاف	ایمان الوطالب
ہم کا گولہ (بر) رافضی گولہ	انکار و سیاسیات علماء دیوبند	مقامات نبوت
قر کریمانی (بر) قلعہ ثنائی	(مولانا محمد شریف نوری)	مقامات صحابہ
قریزہ دانی (بر) قلعہ قاریانی	بارہ تفسیریں	مقامات اولیاء
کشف المغیبات لنبی علی الصلوٰۃ والسلام	عرب کا مسافر	خاک کربلا
یعنی القول الجلی رنی، ریزہ علی	حضرت شیخ القرآن ہزاروی	پانچ اکتوبر - علماء و اہلسنت کی تعین
ضیاء لائانی انوار لائانی	گیارہویں شریف	اللہ کے شیر
کرامات امیر ملت علی پوری	تذکرۃ الاولیاء	زندگی - کفر و زندقہ
ملفوظات امیر ملت	جۃ العارفین تذکرہ غوث اعظم	مواظف ضویہ مکمل پانچ جلد
خل الغمام فی عدم	مقیاس حقیقت	تفسیر لغیمی - انکشافات
جواز فاتحہ خلف الامام	مقیاس مناظرہ	تفسیر ابن کثیر طبع دیوبند
اکابر دیوبند اپنے آئینہ میں	مقیاس النور	تفسیر مواہب الرحمن
ہمکے بجواب طماچہ	مقیاس الصلوٰۃ	برابری قاطعہ
راہ عرفان - کشف الاسرار	کلیات فارسی تین جلدیں	تخذیر الناس - نبوی
کنج الاسرار - کلیات التوحید	معراج نبوی علامہ المہدی بخش	الشہاب الثاقب
عین الفقہ مفید الراجحین	سنی کانفرنس ملتان اور چھوٹے	اشرف السوانح
تحفہ محبوب سبحانی شیخ عبد الرحمان	سابقہ کانفرنسوں کے حالات	تذکرۃ الرشید
تہر خد اوندی بر دھاکہ	الحق المبین	کلیات اداویہ
دیوبندی	خاتون جنت	ارواح ثلاثہ اور دیگر

علاوہ ازیں لغتوں کی کتابیں - پاک و مہینہ میں چھپنے والی ہر کتب مکر کی نادر نایاب کتب

صلنے کا پتہ: قاری محمد زبیر احمد مالک، مکتبہ لائانیہ
نزد ڈارٹل - سرگودھا روڈ - گجرات